



# پنجاب صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۸/ صفر المنظر ۱۴۱۳ھ

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۹	رخصت کی درخواستیں	۳
۱۰	قرارداد نمبر ۷ منجانب مولانا امیر زمانی صاحب	۴
۲۱	قرارداد نمبر ۸ منجانب مولانا نیاز محمد دو تالی صاحب	۵
۴۰	قرارداد نمبر ۹ منجانب مولانا عبد الباری صاحب	۶

جناب اسپیکر — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان  
دائمہ نمبر ۱۸، نومبر ۱۹۹۲ء

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — جرائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:- کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

## فہرست ممبران اسمبلی

ڈپٹی اسپیکر اسمبلی	میر عبدالمجید بزنجر	۱
وزیر اعلیٰ (کانگریس)	میر تاج محمد خان جمالی	۲
وزیر خزانہ	نواب محمد اسلم ریسانی	۳
وزیر بلدیات	سرور شاہ اللہ زہری	۴
وزیر صحت	میر اسرار اللہ زہری	۵
وزیر مال	میر محمد علی رند	۶
وزیر تعلیم	مسٹر جعفر خان مندوخیل	۷
وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی	میر جان محمد خان جمالی	۸
وزیر کیو ڈی اے	حاجی نور محمد صراف	۹
وزیر مواصلات و تعمیرات	ملک محمد سرور خان کاکڑ	۱۰
وزیر اقلیتی امور	باشرفانسن اشرف	۱۱
وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ	مولوی عبدالغفور حیدری	۱۲
وزیر منصوبہ بندی و ترقیات	مولوی عصمت اللہ	۱۳
وزیر زراعت	مولوی امیر زمان	۱۴
وزیر آبپاشی و ترقیات	مولوی نماز محمد تانی	۱۵
وزیر خوراک	سید عبدالہاری	۱۶
وزیر ماہی گیری	مسٹر حسین اشرف	۱۷
وزیر صنعت	میر محمد صالح بھوتانی	۱۸
وزیر محنت و افرادی قوت	مسٹر محمد اسلم بزنجر	۱۹
وزیر داخلہ	نواب زادہ ذوالفقار علی بکسی	۲۰

وزیر سامعی بہبود	ملک محمد شاہ مروان زکی	۲۱
	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	۲۲
صوبائی وزیر	مسٹر سعید احمد ہاشمی	۲۳
	میر علی محمد نوتیزی	۲۴
	مسٹر عبد القمار خان	۲۵
	مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی	۲۶
	سردار محمد طاہر خان لونی	۲۷
	میرزا محمد خان کھستران	۲۸
	حاجی ملک کرم خان بھنگ	۲۹
	سردار میر محمد حامیوں خان مری	۳۰
	نواب محمد اکبر خان بگلی	۳۱
	میر ظہور حسین خان کھوسہ	۳۲
(صوبائی وزیر)	سردار فتح علی عمرانی	۳۳
	مسٹر محمد عاصم کزد	۳۴
	سردار میر جا کر خان ڈوگی	۳۵
(صوبائی وزیر)	میر عبد الکریم نوشیروانی	۳۶
وزیر جنگلات	شہزادہ جام علی اکبر	۳۷
	مسٹر سچانل علی ایڈھکٹ	۳۸
	ڈاکٹر عبد المالک بلوچ	۳۹
ہندو اقلیتی نمائندہ	مسٹر ار جن داس بگلی	۴۰
سکھ اقلیتی نمائندہ	سردار سنت سنگھ	۴۱

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۸ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

بروز سہ شنبہ

زیر صدارت میر عبدالحمید بزنجو (ڈپٹی اسپیکر)

بوقت دس بج کر پینتالیس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کونڈ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوند زادہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝  
اَلرِّفِ كَتٰبٍ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ  
اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلَى صِرٰطٍ اَلْعَزِيْزِ اَلْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهُ  
الَّذِيْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَوَعْدُكَ لَلْكَافِرِيْنَ  
مِنْ عَذٰبٍ شَدِيْدٍ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
عَلَى الْاٰخِرَةِ ۗ وَوَعْدُكَ وَنَعْنُ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُبْغُوْنَهَا عَوْجًا  
اُوْلٰئِكَ فِىْ صَلٰى بَعِيْدٍ ۝

ترجمہ : یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو کالے لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف ان کے رب کے حکم سے رستہ پر اس زبردست چیزوں والے اللہ کے جس کا ہے جو کچھ کہ موجود ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہی زمین میں اور معیبت ہے کافروں کو ایک سخت عذاب ہے جو کہ پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور تلاش کرتے ہیں اس میں کجی وہ راستہ بھول کر جا پڑے دور۔

وما علینا الا البلاغ

## وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۵۹۰ مشر عبد الحمید خان اچکزئی صاحب کا ہے۔  
 مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر چونکہ معزز رکن کے سوال کے جواب کا بہت سے محکموں سے تعلق تھا لہذا ہم نے یہ ہدایات جاری کی ہیں جو اب ہم انشاء اللہ ۲۳/۱/۱۱ء کو دیں گے۔

مشر عبد الحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب پتا نہیں مولانا صاحب نے سوالوں کو اہمیت نہیں دی ہے یا یہ سوال ٹائم پر نہیں تھا یا اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے خلاف تھا یا مولانا صاحب کن کن الفاظ میں چھپا رہے ہیں لہذا مولانا صاحب ساری بات یہ مانیں کہ سوالی وقت کے اندر اٹھایا گیا تھا اور اس کا جواب مجھے نہیں مل رہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا محکمہ کام نہیں کر رہا اور نہ دوسرے محکمے کام کر رہے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مطلب نکالنا آپ کا کام ہے میں نے سیدھا سادہ جواب دے دیا ہے ہم ۲۳ اگست کو اس کا تسلی بخش جواب دے دیں گے چونکہ یہ طویل سوال ہے پورے بلوچستان کے پراجیکٹس کے بارے میں تھا اور مختلف محکموں کا اس سے تعلق تھا۔

مشر عبد الحمید خان اچکزئی مولانا صاحب ٹائم کا آپ بتائیں آیا اگلے سیشن میں یا اس سیشن میں آپ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات میں نے گزارش کی تھی۔ غالباً خان صاحب نے نہیں سنا آج اٹھارہ اگست ہے تیس کو ہمارا آخری سیشن ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ کو سوال بھیجے ہوئے پچیس دن ہو گئے ہیں اگر آپ پچیس دن میں بھی جواب نہیں دے سکتے ہیں تو یہ بیچارے کیا کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جناب پچیس دن تو اسمبلی سیشن کو شروع ہوئے ہیں معلوم نہیں یہ سوال ہمیں کس دن پہنچا ہے۔ ہر کیف ہم اس فلور پر وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اس کا جواب دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تیس تاریخ کو ہمارے پاس بہت سے محکموں کے زیادہ سوال ہیں اگر ان کو منظور ہوتا ہم بائیس کو رکھیں گے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی اس کا انجام بھی وہی ہے یعنی اس کا جواب بھی وہی ہوگا جو مولانا صاحب نے ابھی کہا اس کو بھی اس سوال کے ساتھ ٹریٹ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب اس کے بارے میں بھی یہ ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا اس کو بھی ہائیں کے لیے رکھیں۔ اگلا سوال۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر میرے خیال میں چونکہ معزز ممبر بھی موجود نہیں ہیں اور اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اگر آپ چاہیں تو اس سوال کو بھی موخر کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس کو بھی ہائیں کے لیے رکھیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے۔ چونکہ سوال کا جواب لبا ہے اس لیے اسے پڑھا ہوا تصور کریں۔ وقفہ سوالات ختم۔ اس کے بعد رخصت کی درخواستیں۔

X ۵۹۰ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ کے ہر ضلع میں مرکزی حکومت کی امداد سے چلنے والی اسکیموں کی تعداد کتنی ہے اور ان پر اخراجات کا تخمینہ لاگت کس قدر ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟ نیز ہر ضلع میں مخصوص منصوبوں کی تعداد اور ان کے لیے مختص رقوم کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بھی دی جائے؟

(ب) رواں مالی سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مرکزی حکومت کی امداد سے چلنے والی مختلف اسکیموں اور مخصوص منصوبوں پر حکومت کس قدر رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز کیا یہ رقم ایک واضح طریق کار کے تحت تقسیم کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو وہ طریق کار کیا ہے اور اگر کوئی واضح طریقہ کار نہیں ہے تو یہ رقم کیسے تقسیم کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ کے ہر ضلع کے لیے کس قدر رقوم کن ترجیحات کے تحت مختص کی گئی ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

### ۵۹۱X مشر عبدالحمید خان اچکزئی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اذراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

- (الف) بین الاقوامی امدادی اداروں کی امداد سے صوبہ کے کن کن اضلاع میں کتنے ترقیاتی منصوبے چل رہے ہیں اور ان پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لاگت کس قدر ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔  
 (ب) مذکورہ منصوبے کن ترجیحات کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟  
 (جواب موصول نہیں ہوا)

### ۵۹۲X سردار محمد طاہر خان لوئی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اذراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۲ء-۱۹۹۱ء کے دوران بلڈوزر گھنٹوں کے لیے 'میں نے اپنے ایم پی اے فنڈ سے چار لاکھ پچاس ہزار روپے (-/۳۵۰۰۰۰) جمع کروائے تھے اور محکمہ سے متعدد بار گزارشات کے باوجود یہ گھنٹے تاحال ریلیز نہیں کیے گئے ہیں۔  
 (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔  
 (جواب موصول نہیں ہوا)

### ۵۹۳X ڈاکٹر کلیم اللہ

کیا وزیر صحت اذراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

- (الف) نومبر ۱۹۹۰ء تا جولائی ۱۹۹۲ء تک حکومت کے خرچے پر کتنے ڈاکٹروں کو اندرون ملک اور بیرون ملک وظیفوں پر اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لیے بھیجا گیا ہے۔ نیز کسی ڈاکٹر کو بھیجے وقت بنیادی ضروری شرائط کیا رکھی گئی تھی۔  
 (ب) کیا جزو (الف) میں مذکورہ تمام ڈاکٹروں کو بھیجنے سے پہلے وظائف کی عام تشہیر کی گئی ہے۔ اگر ہاں تو کیسے یعنی کن (اخبارات) رسائل اور ٹی وی کے کن پروگراموں کے ذریعے اگر نہیں تو کیوں نہیں۔  
 (ج) کیا تمام ڈاکٹروں کو اہلیت کی بنیاد پر وظائف دے کر بھیجا گیا ہے اگر ہاں تو اہلیت جانچنے والا ادارہ کونسا تھا۔ نیز بھیجے گئے تمام ڈاکٹروں کے نام، ولدیت، تعلیمی کوائف اور جائے رہائش کے اضلاع کی تفصیل دی جائے؟

## وزیر صحت

۳۔ (الف) نومبر ۱۹۹۹ء تا جولائی ۱۹۹۳ء تک حکومت کے خرچ پر ۸۱/ ڈاکٹروں کو اندرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اندرون ملک ڈاکٹروں کو بھیجنے وقت بنیادی ضروری شرائط درج ذیل ہیں۔

- (۱) ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں قابلیت۔
- (۲) ایم بی بی ایس فائنل امتحان پاس کرنے میں کوشش۔
- (۳) متعلقہ شعبہ میں ایک سال کا ہاؤس جاب لازمی۔
- (۴) دیہی علاقوں میں تعیناتی (مرد ڈاکٹروں کے لیے دو سال، خواتین ڈاکٹروں کے لیے ایک سال)
- (۵) بلوچستان پبلک سروس کمیشن سے منظور شدہ (کم از کم مدت ملازمت ۲ سال)
- (۶) رجسٹرار/ ڈیپانٹسٹریٹر/ میڈیکل آفیسر متعلقہ شعبہ میں قابل ترجیح۔
- (۷) متعلقہ ڈاکٹر کا سروس ریکارڈ اطمینان بخش ہو اور متعلقہ امیدوار کے خلاف کوئی انکوائری/ انضباطی کارروائی نہ ہو۔

(ب) ۵۳/ ڈاکٹروں کو حکمانہ سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر بھیجا گیا اور وظائف کی عام تشیرو لوکل اخبارات کے ذریعے کی گئی تھی۔ جبکہ ۲۸ ڈاکٹروں کو وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وزیر صحت بلوچستان کی سفارشات پر وظائف پر بھیجا گیا ہے۔

(ج) ۵۳/ ڈاکٹروں کو اہلیت کی بنیاد پر وظائف دے کر بھیجا گیا ہے۔ اہلیت جانچنے والا ادارہ حکمانہ سلیکشن کمیٹی ہے۔ کمیٹی کا چیئرمین ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ ممبرز ایم ایس سنڈھین پروانگل ہسپتال کونڈہ اور پرنسپل بولان میڈیکل کالج کونڈہ ہیں۔

۲۸/ ڈاکٹروں کو وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وزیر صحت بلوچستان کی سفارشات پر وظائف پر بھیجا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کے نام۔ ولدیت۔ تعلیمی کوائف اور رہائشی اضلاع درج ذیل ہیں۔

نام	ولدیت	تعلیمی قابلیت	ضلع
۱	ڈاکٹر عاشق حسین ولد حاجی غلام قادر	ایم بی بی ایس	ژوب
۲	ڈاکٹر محمد سیم وقار ولد وقار احمد	ایم بی بی ایس	خضدار
۳	ڈاکٹر عشرت نسرین بنت ہدایت اللہ	ایم بی بی ایس	کونڈہ
۴	ڈاکٹر نصیب اللہ خان ولد شیخ عبدالمنان	ایم بی بی ایس	ژوب

قلاں	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد امجد ولد محمد سلیمان	۵
قلاں	ایم بی بی ایس	عبد اللطیف ولد عبد القالیق	۶
کچی	ایم بی بی ایس	افتخار الحق ولد عبد الحق	۷
پشین	ایم بی بی ایس	شاہ ولی محمد ولد محمد حسین	۸
ژوب	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر ہدایت اللہ خان ولد اللہ داد	۹
کوئٹہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر صلح الدین ولد قمر الدین	۱۰
سبی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر نکمت اقبال بنت اقبال حسین	۱۱
کوئٹہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر ارشد قدوس ولد عبد القدوس	۱۲
پنجگور	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر چنگیز خان ولد میر محتایت اللہ	۱۳
قلاں	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر جاگیر احمد ولد نور محمد	۱۴
زیات	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد اکرم پانیزکی	۱۵
ترت	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر امید علی حسن ولد محمد عثمان	۱۶
اوستہ محمد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر سلیم اختر ولد رئیس قلام محمد	۱۷
نصیر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر قلام حسین ولد محمد بخش	۱۸
لورالائی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر عبد القیوم ولد صدیق	۱۹
کوئٹہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد ادریس ولد حاجی محمد شریف	۲۰
کوئٹہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر عبد العزیز ولد عبد الرشید	۲۱
سبی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر نصرت اللہ خان ولد نعمت اللہ خان	۲۲
قلاں	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر قلام محمد شاہوانی ولد میر محمد اسماعیل	۲۳
نصیر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر قدرت اللہ ولد میر علی دوست خان	۲۴
خاران	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد بخش ولد عبد الرحیم	۲۵
نصیر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر رقیہ جمالی بنت فضل محمد جمالی	۲۶
نصیر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد اقبال تنولی ولد حاجی عبدل رشید	۲۷

پشین	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد سلیم ولد سید سکندر شاہ	۲۸
سی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر حبیب اللہ صاحبک ولد فتح خان صاحبک	۲۹
جانی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر آصف علی ولد امیر حمزہ	۳۰
بھی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر رئیس لعل ولد کشن چند	۳۱
دوب	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد رحیم ولد دراج خان	۳۲
کوسہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر سرین فاطمہ اعوان بنت حافظ رحمان	۳۳
جعفر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر منظور احمد گسی ولد جعفر گسی	۳۴
کوسہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر آفتاب اقبال ولد اقبال محمد	۳۵
کوسہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر شاہد حسین ولد جنایت اللہ	۳۶
پشین	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر شیخ ابرار ایم خلیل ولد الٹی بخش	۳۷
نصیر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر خالد حسین ولد سرفراز حسین	۳۸
نصیر آباد	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر مراد ظفر مری ولد غوث بخش	۳۹
سی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر گوگردن داس ولد واسال	۴۰
بھی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر راجا کرشن ولد ہری چند	۴۱
تریت	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر ارشد حسین ولد محمد حسین	۴۲
تریت	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر آمر بخش ولد خدا محمود	۴۳
دوب	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر جاوید احمد ولد حاجی اللہ دہ	۴۴
لورالائی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد اللہ ولد آئین اللہ	۴۵
پشین	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر شریفہ بانو بنت غلام جان	۴۶
تریت	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر فضل کریم ولد یار محمد	۴۷
کوسہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر محمد اشرف ولد رحمت اللہ	۴۸
کوسہ	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر ابراہیم ولد کت علی	۴۹
بھی	ایم بی بی ایس	ڈاکٹر ولی محمد ولد یار محمد	۵۰

پہلین	ایم بی بی ایس	۵۱	ڈاکٹر اسد اللہ ترین ولد عبد الحق
خضدار	ایم بی بی ایس	۵۲	ڈاکٹر محمد حسین ولد قلام حیدر
کوادر	ایم بی بی ایس	۵۳	ڈاکٹر عبد فضل خالق ولد عبد القادر
لور الائی	ایم بی بی ایس	۵۴	ڈاکٹر عبد العظیم ولد قلام حیدر
خاران	ایم بی بی ایس	۵۵	ڈاکٹر محمد زید ولد کریم داد
خضدار	ایم بی بی ایس	۵۶	ڈاکٹر محمد یونس ولد نعمت خان
سی	ایم بی بی ایس	۵۷	ڈاکٹر افضل اسلم ولد محمد اسلم
قلاٹ	ایم بی بی ایس	۵۸	ڈاکٹر منظور احمد زہری ولد محمد رفیق
ڈوب	ایم بی بی ایس	۵۹	ڈاکٹر نعمت اللہ مندو خیل ولد محمد رفیق
لور الائی	ایم بی بی ایس	۶۰	ڈاکٹر سمن جعفری ولد اکبر جعفر
کوٹہ	ایم بی بی ایس	۶۱	ڈاکٹر خالد شاہ نیازی ولد
پہلین	ایم بی بی ایس	۶۲	ڈاکٹر محمد رحیم ولد محمد صادق
کوٹہ	ایم بی بی ایس	۶۳	ڈاکٹر مشتاق حسین ولد میر علی
قصبہ کھار	ایم بی بی ایس	۶۴	ڈاکٹر عطا اللہ ولد ذوالقرنین
ڈوب	ایم بی بی ایس	۶۵	ڈاکٹر شمس الدین ولد محمد نور
سبیلہ	ایم بی بی ایس	۶۶	ڈاکٹر عبد القیوم ولد محمد بخش
سی	ایم بی بی ایس	۶۷	ڈاکٹر تاج رحیمانی ولد محمد سعید
پہلین	ایم بی بی ایس	۶۸	ڈاکٹر مشتاق احمد ولد تاج محمد
چاشی	ایم بی بی ایس	۶۹	ڈاکٹر ساجد محبوب ولد قاسم الدین
قلاٹ	ایم بی بی ایس	۷۰	ڈاکٹر اقبال احمد ولد محمد حنیف
کچی	ایم بی بی ایس	۷۱	ڈاکٹر قلام مر قاسم شاہ ولد محمد شاہ
چاشی	ایم بی بی ایس	۷۲	ڈاکٹر محبوب علی ولد افضل خان
پہلین	ایم بی بی ایس	۷۳	ڈاکٹر سید فرید الدین ولد سید جمال الدین

۷۴	ڈاکٹر ذہا حسین ولد حاجی محمد حیات	ایم بی بی ایس	قلات
۷۵	ڈاکٹر خان محمد ولد عبدالقادر	ایم بی بی ایس	حاجی
۷۶	ڈاکٹر رفعت بہار بنت بہار علی بلوچ	ایم بی بی ایس	ہنچگور
۷۷	ڈاکٹر شاد بہت رحمت حسین	ایم بی بی ایس	کوئٹہ
۷۸	ڈاکٹر محمد انور ولد عبدالقادر	ایم بی بی ایس	کوئٹہ
۷۹	ڈاکٹر شاہ جہاں ولد ایچ اے واحد	ایم بی بی ایس	پشین
۸۰	ڈاکٹر محمد سلیم ولد ملک عبدالعزیز	ایم بی بی ایس	لورالائی
۸۱	ڈاکٹر محمد سلیم ولد حاجی غلام محمد	ایم بی بی ایس	ٹوب

### رخصت کی درخواستیں

محمد حسن شاہ (سکرپٹری اسمبلی) سردار ثناء اللہ خان زہری بیمار ہیں ان کی درخواست ہے کہ ان کو آج ۱۸ اگست کے اسمبلی اجلاس سے رخصت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

سکرپٹری اسمبلی میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے والد بیمار ہیں جنہیں علاج کے لیے کراچی لے گئے ہیں اور اشارہ اگست کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہیں اشارہ اگست کی رخصت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

سکرپٹری اسمبلی سردار فتح علی عمرانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

سکرپٹری اسمبلی میر محمد علی رند صاحب کی درخواست آئی کہ وہ سندھ گورنمنٹ سے سرکاری میٹنگ

کے لیے کراچی جا رہے ہیں لہذا آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے آج کی رخصت طلب کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

### قراردادیں

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب اپنی قرارداد نمبر ۷ ایوان میں پیش کریں۔  
مولانا امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ موسیٰ خیل تحصیل ہر قسم کی معدنیات سے مالا مال ہے۔ مثال کے طور پر کڑھ گاڑی میں نمک، ہسلول۔ خرٹھ، قازہ، پتین، نخلی، فلاسین، زمری میں تیل، محمد زئی زام، خواہ میں سنگ مرمر، کوئی میں الماس، کنگری میں سرمہ۔ ہمدانگ، چھاپ، طوئی سر ملہٹ، ڈوئی اور گزئی میں کوئلہ موجود ہے۔ لہذا موسیٰ خیل ایریا میں موجود مختلف معدنیات کو نکالنے کے لیے سینڈک پراجیکٹ کی طرح ایک منظم اور مربوط منصوبہ شروع کیا جائے تاکہ ایک طرف ملک میں کثیر زر مبادلہ کی بچت ہو اور دوسری طرف علاقہ کے غریب لوگ اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے قابل ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ موسیٰ خیل تحصیل ہر قسم کی معدنیات سے مالا مال ہے۔ مثال کے طور پر کڑھ گاڑی میں نمک، ہسلول۔ خرٹھ، قازہ، پتین، نخلی، فلاسین، زمری میں تیل، محمد زئی زام، خواہ میں سنگ مرمر، کوئی میں الماس، کنگری میں سرمہ۔ ہمدانگ، چھاپ، طوئی سر ملہٹ، ڈوئی اور گزئی میں کوئلہ موجود ہے۔ لہذا موسیٰ خیل ایریا میں موجود مختلف معدنیات کو نکالنے کے لیے سینڈک پراجیکٹ کی طرح ایک منظم اور مربوط منصوبہ شروع کیا جائے تاکہ ایک طرف ملک میں کثیر زر مبادلہ کی بچت ہو اور دوسری طرف علاقہ کے غریب لوگ اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے قابل ہو سکیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر چونکہ یہ میرا حلقہ انتخاب ہے بلوچستان میں اور بھی ایسی جگہیں ہوں گی جہاں معدنیات ہوں گی لیکن یہاں پر ہم نے بذات خود دیکھا ہے اور لیہار ٹری سے ہم نے ٹیسٹ

کروایا ہے۔ سنگ مرمر میں نے کوئٹہ کی لیبارٹری سے خود ٹیسٹ کروایا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہاں پر سنگ مرمر موجود ہے۔ الماس بھی یہاں پر ٹیسٹ کروایا ہے وہ بھی وہاں پر موجود ہے۔ تیل اور گیس کے سلسلہ میں اب بھی وہاں پر ایک کمپنی کام کر رہی ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ وہاں پر بچانوے لیٹر تیل نکلنے کے امکانات موجود ہیں۔ وہاں کے لوگوں نے مجھے بتایا کہ انگریزوں کے زمانے میں یہاں پر ایک بور جو کہ انگریزوں نے کیا۔ اس بور سے انگریزوں نے چوبیس یا چودہ ہیل تیل نکالا تھا۔ اس کے بعد ایک ہیلی کوپٹر وہاں پر آیا اور اس کمپنی والوں سے اس کی کوئی بات چیت ہوئی۔ اس بات چیت کے بعد انہوں نے اس بور کو بند کر دیا۔ اس وقت بھی وہاں پر وہ بور موجود ہے اور اس علاقے میں اب بھی تیل موجود ہے۔ اسی طرح سرمہ اور کوئلہ انہیں میں نے خود دیکھا ہے کہ لوگ نکال رہے ہیں۔ چونکہ وہاں پر قبائلیت زیادہ ہے اس قبائلیت کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو کام کرنے کے لیے چھوڑتے ہیں۔ اس وجہ سے ہم حکومت سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ان چیزوں کو وہاں سے نکالے اس سے دفاعی دے ہوں گے ایک تو لوگوں کو وہاں روزگار ملے گا دوسرا طرف حکومت کے خزانہ میں اضافہ ہوگا۔ یہ چیزیں میں نے خود دیکھی ہیں جو وہاں پر موجود نہیں۔ ہمارے وہاں کے لوگ نمک بازار سے نہیں خریدتے ہیں بلکہ وہاں پر جا کر نمک کی کان موجود ہے اس سے جا کر نمک لاتے ہیں اور اس سے اپنا کام چلاتے ہیں۔ اس طرح مٹی کا تیل جو لوگ چراغ جلاتے ہیں وہ چشمہ میں نے خود دیکھا ہے کہ لوگ وہاں سے تیل نکال کر اسے چراغ جلاتے ہیں۔ جناب والا یہ تمام چیزیں وہاں پر موجود ہیں بلکہ بطور ثبوت موجود ہیں۔ انجینئروں کا بھی یہی کہنا ہے کہ لیبارٹری والوں کا بھی یہی کہنا ہے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ ان چیزوں کو نکالے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہاں پر مٹی کے تیل کا چشمہ نکلا ہے۔ اسے ہمارے ملک کو کافی فائدہ ہوگا۔ جناب والا جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ پورے بلوچستان میں معدنیات ہیں اور یہ صوبہ ان چیزوں سے مالا مال ہے۔ اگر ہماری صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے سفارش کرے تو جاپان یا چائینا سے کوئی ٹیم اس کے لیے آئے۔ جیسا کہ کروماٹ ہے۔ سنگ مرمر ہے اینٹی مٹی (Antimony) بھی ہے اگر ہم انہیں نکالیں تو توکل ہمارے بلوچستان میں یہ بیروزگاری یہ غربت نہیں رہے گی اور یہاں ترقی بھی ہوگی۔ اس طرح مٹی کا تیل باہر سے منگوانے کی ضرورت نہ رہے۔ میں شکر گزار ہوں اپنے محسن کا کہ وہ حکومت کے علم میں یہ چیزیں لائے اب گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ ان چیزوں کو

وہاں سے لٹالے اور انہیں پریزنٹیشن دے۔ شکر یہ۔  
**مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی** جناب اسپیکر صاحب جہاں تک مولانا صاحب کی قرارداد کا تعلق ہے ان کی نیت تو بالکل ٹھیک ہے ہم ان کی قرارداد کی تائید کرتے ہیں۔ بڑی اچھی قرارداد ہے یہ خوش آمد بات ہے کہ موسیٰ خیل میں اتنی چیزیں ہوں۔ پچھلی مرتبہ جب یہ قرارداد پیش ہوئی تھی اس وقت بھی ہم نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ آیا یہ لوگوں کی سنی سنائی باتیں ہیں یا مولانا صاحب کی اپنی دیکھنے والی بات یا سمجھنے والی بات ہے۔ یہ ٹیکنیکللی (Technically Accept) نہیں کیا جاسکتا کہ مولانا نے خود دیکھا ہے یا خود سمجھا ہے۔ مولانا صاحب نے اسے دیکھ سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں یہ ہائی ٹیکنیکل (Highly Technically) بات ہے اس کے متعلق جب تک ٹیکنیکل رپورٹ نہ آئے گی ایس پی سے اور یہ جو مولانا صاحب کلیم (Claim) کرتے ہیں کہ سنگ مرمر کو مائیٹ تمل اور یہ اور وہ خوش کن باتیں ہیں۔ اس خوش فہمی میں جتلا نہیں ہونا چاہیے۔ میرے خیال میں بلوچستان کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہوگا جس کے متعلق لوگوں کی طرف سے یہ خبر نہ آئی ہو کہ وہاں پر یہ چیز موجود ہے یا وہ چیز موجود ہے مگر وہاں ہوتا کچھ بھی نہیں ہے۔ مولانا صاحب کے دیکھنے اور سمجھنے والی بات نہیں ہے۔ یہ ہائی ٹیکنیکل (Highly Techniccal) بات ہے میرے خیال میں حکومت بلوچستان اس قرارداد کو سیرسلی (Serously) لینا چاہیے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔

مولانا عصمت اللہ وزیر منصوبہ بندی (پوائنٹ آف آؤر) جناب اسپیکر خان یہ وضاحت کریں۔ جبکہ وہ فرماتے ہیں کہ مولانا صاحب ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں تو پھر کیا کیا جائے؟ اس بارے میں تجویز دی جائے۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی** جناب اسپیکر میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ مولانا صاحب سمجھتے نہیں ہیں۔ (ہا ہی ٹنگل)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** مولانا صاحب خان صاحب کو بات کرنے دیں۔ وہ اپنی بات پوری کر لیں۔ اس کے بعد ہماری باری آپ بولیں اور انہوں نے آپ کی قرارداد کی حمایت تو کر دی ہے۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی** جناب والا میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ کیا کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** خان صاحب آپ میری بات سنیں۔ یہاں مسئلہ یہ ہے کہ جو اس قرارداد کے حق میں بول رہے ہیں وہ اس کے حق میں بات کریں اور جو اس قرارداد کی مخالفت میں بات کر رہے ہیں وہ اس کی

مخالفت میں ہات کریں۔ اس پر تجویز دیو آپ انہیں بعد میں دے دیں۔ یہاں پر دو باتیں یا اس قرارداد پر مخالفت یا حمایت۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر میں قرارداد کے حق میں ہوں مگر اس قرارداد کو ٹیکنیکل قرارداد بنائی جائے۔

جناب یہ قرارداد کی شکل نہیں ہے۔ اسے ٹیکنیکل بنایا جائے اور اسے ٹیکنیکل بنانے کے لیے جی ایس پی کوئٹہ میں موجود ہے۔ وہ سارے پاکستان کا مرکز ہے۔ جی ایس پی سے رجوع کیا جائے بلوچستان گورنمنٹ رجوع کرے اور مرکزی گورنمنٹ سے کہا جائے کہ وہ اس معاملے میں ایوان کو عمل طور پر ایک ٹیکنیکل رپورٹ پیش کرے۔ اس کے بعد اس پر منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے میری اتنی عرض ہے۔ ویسے میں قرارداد کے حق میں ہوں۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور مولانا صاحب کی نیت کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ قرارداد پیش کی۔

مسٹر حسین اشرف (وزیر) جناب اسپیکر قرارداد اور جو بھی اچھی قرارداد ہوگی ہم اس کی حمایت کریں گے لیکن مولانا صاحب کی معلومات کے لیے عرض ہے۔ تیل کروڈ آئل (Crude Oil) زمین کی گرائی میں جو کہ تقریباً "بیس ہزار فٹ کہیں اس سے زیادہ کہیں تھوڑا بہت کم۔ کروڈ آئل جو نکلتا ہے اس کے بعد ریٹائنوی میں جاتا ہے اس سے ہر قسم کے تیل یعنی ڈیزل کی مختلف قسمیں پیٹرول کی مختلف قسمیں اور مٹی کا تیل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اگر کوئی قرارداد پیش کرنا چاہے تو وہ یہ معلومات کرے کہ تیل زمین سے کس طرح نکلتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جو چیز جس کے ذہن میں آئے اور وہ کہہ کہ میں نے خود دیکھا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے علاقے میں بھی ایک دفعہ ایک عورت کوئی چھوٹے سے کنوڑے میں سمندر کے کنارے سے تھوڑا سا تیل اٹھا کر لائی اور کہا کہ یہاں تیل نکلا ہے اور وہ تیل سمندر کے کنارے زمین کے بالکل اوپر آ رہا ہے تو عرض یہ ہے کہ کوئی ڈرم گرا ہوگا تو جناب اس طرح تیل نہیں نکلتا ہے۔ تیل زمین سے ہزاروں فٹ کی گرائی سے نکلتا ہے۔ یہ قرارداد ایک اچھی قرارداد ہے کہ وہاں پر تیل نکالا جائے یا اور معدنیات ہیں تو ہم اس کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ یہ علاقہ ملک کا ایک حصہ ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہوگی کہ جتنا بھی فائدہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو ہوگا قرارداد کی حمایت کرتے ہیں لیکن اپنی معلومات درست کر کے قرارداد لے آئیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور ہمارے لیے بھی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مسٹر کچول علی۔

مسٹر کچول علی جناب والا جہاں تک مولانا صاحب کی اس قرارداد کا تعلق ہے ہم اس کو اپروپیت

(Appreciate) کر لیں گے گو یہ قابل عمل ہے یا نہیں ہے یہ تو سب کو پتا ہے کہ بلوچستان قدرتی وسائل سے مالا مال ہے میرے خیال میں اس کے متعلق ایک ماہ قبل بھی اخبار میں آیا تھا کہ ہنچگور اور خاران کے درمیان سونے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں تو میں نے اس کے متعلق جی ایس پی والوں سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا یہاں بلوچستان کے محکمے والے نہیں چھوڑتے ہیں ان کو جب تک اپنا پرسنٹیج نہ دیا جائے کام نہیں کرنے دیتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ سروے کے لیے چھوڑیں گے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں بلوچستان کے جتنے وسائل ہیں وہ بلوچستان کے جس کو نے میں یہاں اس اسمبلی میں معزز ارکان کا فرض بنتا ہے یہ جو کرپشن ہے یا یہاں جن تحقیقی چیزوں کے لیے رکاوٹ ہے انہیں ہم کس طرح سے کنٹرول کر سکتے ہیں اگر یہاں تیل نکلنے والا ہے سونا نکلنے والا ہے ابھی جی ایس پی وفاقی حکومت کا محکمہ ہے وہ یہاں کام کرنے کے لیے بھی تیار ہے لیکن ہم بلوچستان والے جو یہاں سیکرٹریٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جو عادت کی ہے جب تک ان کو پرسنٹیج نہیں دی جائے گی کہ ہم کام نہیں کرنے دیں گے آپ لوگوں کی سب سے بڑی ذمے داری یہ بنتی ہے کہ اب یہ جو الجھن ہے اور جو یہاں رکاوٹ ہے آپ اس کو ختم کریں تو پھر ہم جائیں وفاقی حکومت سے سفارش کر لیں کیونکہ یہاں سیکرٹریٹ میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارے ماتحت ہیں اگر جی ایس پی یہ کہہ رہا ہے کہ میں یہاں کام کرنے آیا ہوں اور کر رہا ہوں اور آپ کا جو مائننگ ڈیپارٹمنٹ ہے وہ کہتا ہے کہ جب تک ۲۵٪ فی صد پرسنٹیج نہ دیں گے اور ہم کام کرنے کے لیے چھوڑیں گے اور نہ اجازت دوں گا میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ یہاں پر جتنے محکمے ہیں حکومت بلوچستان کے جتنے محکمے ہیں ان کی ذمے داری ہے ان کی آپس کی کوارڈینیشن ہونی چاہیے یہ صرف نہ ہو کہ ہم یہاں قراردادیں لائیں بلکہ یہاں جتنے محکمے ہیں صوبائی ہیں یا مرکزی ہیں انہیں ہم لوگ یہ کہیں کہ آپ یہاں ان قراردادوں پر عمل کر لیں اور میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ جی ایس پی سے رابطہ کر لے اور اس کو یہ جرات نہیں ہونی چاہیے یہ تو ہمارے لیے دو سربراہی اینڈ آرین رہا ہے کہ جب تک ہمیں پرسنٹیج نہیں دیتے ہیں ہم کام نہیں کرنے دیتے ہیں میرے خیال میں یہ بہت ناانصافی ہے اس کی تحقیقات کی جائے اور میں نے اس بارے میں ایک ذمے دار آدمی سے پوچھا تھا اس نے ہی یہ پرسنٹیج والی بات کہی تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مسٹر جعفر خان مندوخیل۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا معزز رکن نے بی اینڈ آر کی بات کی ہے اس میں ایسی کیا چیز ہے اس کی وضاحت کی جائے کہ معزز ممبر صاحب نے کہا کہ مائننگ دو سربراہی

ایڈ آرین رہا ہے اس کی وضاحت کریں۔

جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ جو چیز مندرجہ ذیل صاحب کو نظر آ رہی ہے اس کا  
**مسٹر چکول علی** سب کو بتا ہے یہ کوئی زیادہ الجھن کی بات نہیں ہے وہ خود بھی کثیر لکٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر چکول صاحب آپ قرارداد کے بارے میں بات کریں اس کی منظوری کے لیے  
 بات کرتے ہیں یا اس کی مخالفت کرتے ہیں جی ایس پی والے مسئلے کو نہ چھیڑیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر **مسٹر چکول علی** جناب پہلے جو یہ گند ہے آپ اس کو تو ختم کریں۔  
**جناب ڈپٹی اسپیکر** مسٹر چکول آپ اس قرارداد کے بارے میں بات کریں اس کو منظور کرنا ہے یا  
 نہیں کرنا ہے۔

جناب میں کہتا ہوں کہ بلوچستان میں جو وسائل ہیں ہم ان کو اس وقت نکال سکتے ہیں  
**مسٹر چکول علی** جب یہاں سے کرپشن ختم ہو جائے اور جو وفاقی حکومت کے گلے ہیں ان کو اچھے طریقے سے کام کرنے دیں وہ کہتے  
 ہیں کہ صوبائی حکومت کے گلے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جب تک پرسنٹیج نہ ملے تو ہم کام نہیں کرنے دیتے ہیں مگر  
 اس قرارداد کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کرپشن کو ختم نہیں کرتے ہیں اور یہاں کافی کارروائی ہو رہی ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر) جناب معزز رکن قرارداد کے بارے میں بات کرتے تو اچھا تھا۔  
**جناب ڈپٹی اسپیکر** مسٹر چکول آپ نے قرارداد کی منظوری کے لیے بات کی ہے اب مولانا حیدری  
 صاحب کو تقرر کرنے دیں۔

جناب والا میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہاں جو جی ایس پی ہے  
**مسٹر چکول علی** اس کو بھی کام کرنے کے لیے نہیں چھوڑا جاتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں وہ  
 کام یہاں کریں مگر ہمارے گلے جی ایس پی کو نہیں چھوڑ رہے ہیں اور صوبائی گلے مانتیگ پر اپنی پرسنٹیج مانگ رہا  
 ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ اس کے لیے علیحدہ قرارداد پیش کریں یہ الگ مسئلہ ہے۔  
**مسٹر چکول علی** جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلے ہم اپنے گلے کو ٹھیک کر لیں اور ان کو  
 صحیح طریقے پر کام کرنے کے لیے چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ نے حمایت کر دی ہے آپ تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا عبد الغفور حیدری۔

مولانا عبد الغفور حیدری جناب والا میں اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ بعض ممبران نے قرارداد پیش کرنے والے معزز ممبر کے بارے میں کچھ اس طرح کی باتیں کی ہیں کسی نے کہا کہ وہ کچھ نہیں جانتا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نان ٹیکنیکل ہے بنیادی بات تو یہ ہے کہ اس قرارداد کے پیش کرنے میں ٹیکنیکل یا نان ٹیکنیکل ہونے کی کیا بات ہے اور اگر ہم اس بات کو لیتے ہیں تو یہاں پر کوئی ایسا معزز ممبر نہیں ہے جو تمام سبجیکٹس پر عبور رکھتا ہو اگر کوئی فائنل میں ماہر ہے تو شاید میڈیکل میں صفر ہو کوئی وکالت میں ماہر ہے تو شاید اس کو انجینئرنگ سائیز کا کچھ پتا نہیں میں سمجھتا ہوں ایسی باتوں کے کرنے سے یا چھیڑنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے ہاں کوئی شوق پورا کرنے کے لیے کوئی ایسی باتیں کرتا ہے تو الگ بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب آپ قرارداد کے متعلق بات کریں ہر ایک کی اپنی رائے ہے آپ قرارداد کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں اچکنی صاحب آپ تشریف رکھیں آپ نے اپنی بات مکمل کر لی ہے آپ کو بعد میں موقع دیں گے۔

مولانا عبد الغفور حیدری جناب والا میں قرارداد کے متعلق بات کر رہا ہوں قرارداد پیش کرنے والے پر سب اٹیک کرتے ہیں میں کہتا ہوں اگر وہ بات کرتے ہیں تو دلائل سے کریں اب میری باری ہے اور جب بات ہو رہی ہے۔ جب ہم نے ان کی باتیں حوصلہ سے سنی ہیں تو ماشاء اللہ ان کی بھی اچھی جسامت ہے ان کو بھی حوصلہ سے سنا جا رہا ہے میں گزارش کر رہا تھا۔ کچھ لوگ صاحب نے فرمایا کہ پورے بلوچستان میں ذخائر ہیں یقیناً ان ذخائر کی نظامی کئی ہے پور اگر میں ٹیکنیکل نہیں ہوں اور ایک بات کرتا ہوں تو مجھے یہ نہیں پتا ہے کہ ذخائر کی بات کہہ دوں یا اس جانب آپ کی توجہ مبذول کراؤں تو اس ہاؤس کے حوالے سے جناب اسپیکر میری گزارش ہے کہ پورے بلوچستان کا سہوے کرایا جائے ٹیکنیکل لوگ ماہرین موجود ہیں اور وہ ان چیزوں کو جانتے بھی ہیں اور جہاں کہیں وسائل موجود ہوں ان کو مدد سے کار لانے کے لیے وسائل استعمال کیے جائیں یہ بلوچستان کی ترقی کے لیے ہے اور یہاں کے عوام کے لیے احتمالی ضروری ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر عبد الحمید خان اچکنی۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکنی جناب والا مولاناؤں کے حسب عادت مولانا صاحب بات کا بھلو ہمارے ہیں ہم نے مولانا صاحب کی ذات متعلق اور ان کے ٹیکنیکل ہونے کے بارے میں کچھ نہیں کہا ہے جس

سے مولانا صاحب بگڑ گئے ہیں یہ اور بات ہے کہ مولانا امیر زمان صاحب بالکل ٹیکنیکل آدمی نہیں ہے اور بالکل اس انداز میں نہیں بھی ٹیکنیکل آدمی نہیں ہوں۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں (شور)  
جناب ڈپٹی اسپیکر اچکزئی صاحب آپ نے بات کی ہے تشریف رکھیں اور حسین اشرف صاحب آپ بیٹھیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا میں مولانا حیدری صاحب کی تائید کر رہا ہوں اور آپ خواہواہ بات کا جھگڑنا رہے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ مولانا امیر زمان صاحب ٹیکنیکل آدمی نہیں ہے میں یہ بات کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اچکزئی صاحب اب اس کو ختم ہونا چاہیے۔  
مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) معزز رکن اس جوش میں کہہ گئے میرے خیال میں وہ بھول گئے ہیں ایک ٹیکنیکل سائنس انجینئر یہاں پر موجود ہے اگر مجھے موقع دیں یہ میرا روزگار بھی ہے اور میری تعلیم بھی یہی ہے اگر مجھے موقع دیا جائے تو میں اس کی وضاحت کر دوں..... (مدخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب اب اس مسئلے کو چھوڑ دیں۔ آپ بیٹھیں۔ جی مروانزئی صاحب۔  
حاجی محمد شاہ مروانزئی (وزیر) اس قرارداد میں کچھ تجویز دینا چاہتا ہوں اس پر بحث ہو رہی ہے کسی کو پتا نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے ویسے موسیٰ خیل اور لورالائی ایریا میں اس سلسلے میں سروے ہو رہا ہے پیٹروئل کے بارے میں وہاں شاید ایک کہنی بھی کام کر رہی ہے مولانا امیر زمان صاحب کو شاید پتا ہوگا صرف اس میں رہ گیا کوئلہ سنگ مرمر کو سرمہ یہاں پر لوگ سارے بے روزگار ہیں یہ وفاقی حکومت سے کیوں مانگ رہے ہیں میں نکالنے کے لیے تیار ہوں کل الاٹ کر دوں گا اگر وہاں پر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں سے کوئلہ نکلے یا سرمہ نکلے یا یہاں سے سنگ مرمر نکلے اگر وہاں کے لوگ یہ نہیں چاہتے ہیں تو وفاقی حکومت تحفظ نہیں دے سکتی ہے تحفظ تو صوبائی حکومت دے رہی ہے ہوم فیسٹر صاحب سے پوچھا جائے کہ اگر وہ پروٹیکشن دے سکتا ہے تو یہاں پر بہت سے لوگ اس پر تیار ہیں لوگ اس پر جھگڑے کر رہے ہیں کہ بھی مجھے کوئلے کے لیے الاٹ کرو مجھے سنگ مرمر کے لیے لیز الاٹ کرو اور مجھے سرمہ کے لیے لیز الاٹ کرو اور جبکہ ساری چیزیں یہاں پر موجود ہیں تجزیہ کار لوگ یہاں پر موجود ہیں میں بھی انہیں چیزوں پر تجزیہ رکھتا ہوں اور میں نے پہلے بھی انہیں کانوں میں کام کیا ہے میں اس کے لیے تیار ہوں کہ میں کل پی ایچ ڈی والوں کو درخواست دے کر الاٹ کروالوں گا اگر مولانا صاحب چاہتے ہیں کہ اس کو

لاٹ کیا جائے یا موسیٰ خیل کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس علاقے سے یہ معدنیات نکالے جائیں ... ..  
(مد اعلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر مروانزی صاحب کیا آپ اس کے حق میں ہے.....(مد اعلت)  
مولوی عصمت اللہ (وزیر) میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان کے اکثر حصوں میں ان ذخائر ملنے کے امکانات ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معزز رکن نے سروے کر کے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اب ان کے نکالنے کا مرحلہ ہے سوال یہ ہے کہ جیالوجیکل سروے آف پاکستان کی طرف وہ اشارہ کر رہے ہیں کہ مرکزی حکومت سے کہا جائے کہ جیالوجیکل سروے آف پاکستان سے سروے کیا جائے اور اس کی حمایت اس لیے ضروری ہے کہ پورا بلوچستان.....(مد اعلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر امیر زمان صاحب آپ بیٹھیں ابھی ان سے رائے لیں گے مروانزی صاحب آپ بیٹھیں حسین اشرف صاحب آپ بیٹھیں امیر زمان صاحب آپ بیٹھیں ہوم منسٹر صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں حسین اشرف صاحب آپ بیٹھیں مولانا صاحب آپ بار بار اٹھ رہے ہیں ہو سکتا ہے وہ آپ کے حق میں بیٹھیں۔  
نواب ذوالفقار علی مگسی (وزیر) جناب ایسے لگ رہے ہیں کہ ٹریڈری ہینڈ پر لایڈ آرڈر کا مسئلہ کہیں کھڑا نہ ہو جائے۔ کہیں مجھے اپنے اقتیارات استعمال کرنے دیں سارے ایک ساتھ کھڑے ہو چکے ہیں مہربانی ہوگی.....

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) جناب اسپیکر اگر آپ کی اجازت ہو تو جناب میرے خیال میں قرارداد سے تو کسی کو اختلاف نہیں ہے صرف یہ لورالائی کا نہیں جہاں کہیں بھی ہماری معدنیات ہیں جی ایس پی کی کارکردگی لیزز کی الاٹمنٹ پر جگہ اپنی جگہ پر ٹیکنیکل سرویز کئی دفعہ ہو چکے ہیں دوبارہ بھی کرائے جائیں گے خدا کے فضل و کرم سے ہمارے پاس اس ایوان میں مائنز انجینیر بھی ہیں اور دیگر ایگری کلچر کے ریٹائرڈ انجینیرز ہیں ہمارے پاس وہ اتنا کام جانتے ہیں اصلی بات وفاقی حکومت کے وزارت قدرت کے ہمارے صوبے میں دلچسپی کی بات ہے وہ بہت دلچسپی لیتے ہیں وفاقی وزیر صاحب ایک مرتبہ صوبہ بلوچستان میں آجائیں انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر میرے خیال میں اس قرارداد پر.....  
منسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر آپ مجھے اجازت دیں تاکہ اس بحث کو سمیٹ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی فرمائیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب اسپیکر مولانا صاحب اپنے حلقے کے حوالے سے اور خاص طور پر معدنیات کے حوالے سے جو قرارداد سامنے لائے ہیں اس کی ہم اس حد تک تو تائید کر سکتے ہیں کہ معدنیات کے شعبے کو بلوچستان ان کی حکومت کو چاہیے کہ ترقی دے اور جہاں جہاں بھی معدنیات کی نشاندہی کی گئی ہے اس کو آگے بڑھایا جائے اور وہ ذخائر جو اس قابل ہیں جنہیں نکالا جاسکتا ہے ان پر صوبائی حکومت اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کام کرے یہاں میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ آئین کے تحت تیل اور گیس کے علاوہ باقی معدنیات کی الاٹمنٹ انہیں نکالنا صوبائی معاملہ ہے اب اسٹیٹس جیک مینٹیننس (Strategic Maintenance) مگر ان کی بلوچستان میں اب تک نشاندہی نہیں ہو سکی ہے تو یہ معاملات زیادہ تر ہم سے صوبائی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اور جیسا کہ مولانا عصمت اللہ صاحب نے فرمایا کہ مولانا امیر زمان صاحب کا شاید یہ مقصد نہیں تھا کہ ان کے نکالنے پر شاید ہم توجہ دیں وہ اس قرارداد میں آخر پہلے صفحہ پر یہ لکھا گیا ہے کہ "لنڈا موسیٰ خیل ایریا میں موجود مختلف معدنیات کو نکالنے کے لیے سینڈک پروجیکٹ کی طرح ایک منظم اور مربوط منصوبہ شروع کیا جائے میرا خیال ہے کہ یہاں ہمیں کچھ تبدیلیاں لانی چاہئیں کیونکہ شروع میں جو سروے نہیں ہوا ہے۔ ایس پی کے اس کے بعد تفصیل سے سروے نہیں ہوئے ہیں ویسے معدنیات کی نشاندہی بلوچستان میں مختلف علاقوں میں کی گئی ہے لیکن کیا معدنیات کے یہ ذخائر اس قابل ہیں کہ ان پر مزید کام کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سفارش پہلے تو صوبائی حکومت سے ہونی چاہیے کہ صوبائی حکومت معدنیات کی جہاں بھی نشاندہی ہوئی ہے اس پر مزید جیولوجیکل کام کرنے کے لیے پیسے مختص کریں اور وزیر خزانہ صاحب اس طرف توجہ دیں جناب اسپیکر یہاں ایک شدید کمی یہ ہے کہ صوبہ بلوچستان میں ڈائریکٹوریٹ آف منرل ڈویلپمنٹ تو ہمارے پاس ہے جو لیزس الاٹ کرتا ہے لیکن مینٹنگ کو فروغ دینے پر سرکاری سطح پر سوائے بی ڈی اے میں ایک چھوٹا سا شعبہ ہے اس کے علاوہ ہمارے پاس اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کوئی نہیں ہے تو ہم اس مرحلے پہ بھی بی ڈی اے کے محتاج ہیں اگر جی ایس پی کو ہم یہ کہیں کہ کھل سروے نہ صرف موسیٰ خیل میں بلکہ دوسرے اضلاع میں مختلف معدنیات کے سلسلے میں کام کر سکتی ہے اس کے بعد اگر ہم دیکھیں کہ یہ ذخائر اگر ایسے ہیں جس پر مزید کام ہو سکتا ہے تو صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وہ مختلف لوگوں کو الاٹ کرے یا بی ڈی اے کو دے دے تاکہ وہاں کام کیا جاسکے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ آخر کے جملے کو نکالنے کے لیے یا سینڈک پروجیکٹ جیسے کہ ہر جگہ اسے تبدیل کریں اور یہاں یہ لکھیں کہ

جیالوجیکل سروے آف پاکستان کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اس پر تفصیلی مکمل کام کرے اور تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔

مسٹر کچول علی بلوچ جناب اسپیکر اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں گا؟  
جناب ڈپٹی اسپیکر جی فرمائیں۔

مسٹر کچول علی جناب اسپیکر۔ ہاشمی صاحب نے مائیننگ ڈیپارٹمنٹ کے سلسلے میں بات کی کہ یہاں ایک ڈائرکٹریٹ ہے۔ اس میں بہت سے اشو (Issue) ہیں۔ میرے خیال میں جناب اسپیکر آپ کے علاقے میں مائیننگ کے سلسلے میں جو لڑائی جھگڑے ہوئے ہیں۔ کوئی کتا ہے کہ یہ میرا دوسرا کتا ہے کہ یہ میرا ہے۔ اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بلوچستان میں جتنی بھی معدنیات ہے یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کی ملکیت ہونی چاہیے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں جس علاقے میں کوئی معدنیات ہے وہ کسی قبائلی چیف کے نام پر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کچول علی صاحب ہاشمی صاحب نے جو پوائنٹ ریز (Raiz) کی آپ اس متعلق یا قرارداد پر بات کریں۔ آپ کبھی پی ایچ ڈی اور کبھی جی ایس پی کے متعلق بات کر رہے ہیں لہذا آپ اصل موضوع پر آجائیے۔

مسٹر کچول علی جناب اسپیکر میں یہ کتا ہوں کہ گورنمنٹ آف بلوچستان کے پاس مائیننگ ڈائرکٹریٹ ہے۔ معدنیات صوبے میں جہاں کہیں بھی ہوں وہ اس ادارے کے توسط سے نکالی جائے لیکن یہاں کہیں معدنیات کے ذخائر کا سراغ ملتا ہے تو اس علاقے کے بااثر افراد کہتے ہیں کہ یہ میرا ہے۔ اس میں گورنمنٹ آف بلوچستان کا کیا کام۔ میں یہ کتا ہوں کہ جتنی بھی معدنیات ہیں وہ بلوچستان سے ہونی چاہیں۔

نواب محمد اسلم خان ریسائی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر کچول صاحب میرا خیال ہے کہ کسی تحریک التوا پر بحث کر رہے ہیں۔

مسٹر کچول علی نہیں جی میں تحریک التوا پر بات نہیں کر رہا بلکہ جو اشو ہے اس پر بات کر رہا ہوں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس علاقے سے تیل نکالنے کے سلسلے میں ہم ان کے چھٹوں سے رابطہ کر کے نکال دیں گے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ آف بلوچستان ہے یا کسی ٹرائیبل چیف کی۔ آپ خود نوابوں اور سرداروں کو مضبوط کر رہے ہیں اور گورنمنٹ کی کارکردگی بالکل زبرد کا زیر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کچول صاحب آپ قرارداد کی حد تک بات کریں۔ سردار اور نواب کو چھوڑو۔  
مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں جس طرح  
سعید احمد ہاشمی صاحب نے جو ترمیم پیش کی اسی ترمیم کے ساتھ اس کو منظور کیا جائے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب اسپیکر اگر آخری جملے میں اتنی سی ترمیم کی جائے کہ لہذا موسیٰ خیل  
ایسے میں موجود مختلف معدنیات کے سروے کے لیے ایک منظم اور مربوط منصوبہ شروع کیا جائے۔  
میر عبد الکریم نوشیروانی (وزیر) جناب اسپیکر اس طرح نہیں ہے اس قرارداد کو پورے بلوچستان  
کی سطح تک شروع کی جائے۔ ایک علاقے تک محدود نہ کیا جائے اگر آپ لوگوں کو معدنیات نکالنا ہے تو پورے  
بلوچستان کی سطح پر سروے کر کے نکالا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کریم صاحب پورے بلوچستان کی سطح تک سروے کے لیے آپ دوبارہ قرارداد  
پیش کر سکتے ہیں۔

ملک محمد شاہ مردانزی جناب اسپیکر اس میں ترمیم کیا جائے اور اس کو پورے بلوچستان کی سطح تک  
معدنیات نکالنے کا منصوبہ بنایا جائے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی جناب اسپیکر یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے صرف موسیٰ خیل کا نہیں۔ بلوچستان  
میں معدنیات کو نکالنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دیں یا مرکزی حکومت سے رجوع کیا جائے تاکہ ان معدنیات کو  
نکالی جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کریم صاحب آپ تشریف رکھیں۔  
مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر) جناب اسپیکر اس سلسلے میں تجویز کروں گا۔ کریم نوشیروانی  
صاحب نے کہا۔ ایوان کی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ معدنیات کا سروے کیا جائے اور رپورٹ اس ایوان کو پیش کیا  
جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آیا قرارداد جس طرح ہاشمی صاحب نے فرمایا اسی ترمیم کے ساتھ منظور کی  
جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد نمبر۔ مولانا دو تانی صاحب پیش کریں۔

مولانا نیاز محمد دو تانی (وزیر آبپاشی) جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں معزز ایوان کے سامنے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کرتا ہوں۔ یہ کہ گزشتہ اٹھارہ ماہ سے موجودہ صوبائی اسمبلی کے ارکان جو کہ عوام کی خدمت کے لیے منتخب ہوئے ہیں اور ان کے ذمہ بلوچستان کے عوام کی خوشحالی اور ترقی ہے۔ اس اہم ذمے داری کا احتساب بھی عوام کے سامنے ہونا چاہیے۔ لہذا ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ ہر ممبر کی کارکردگی سے متعلق رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے اور ان کی اسکیمات کی تفصیلات بھی پیش کرے تاکہ دیانت داری کے تقاضے پورے ہوں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں معزز ایوان کے سامنے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کرتا ہوں۔ یہ کہ گزشتہ اٹھارہ ماہ سے موجودہ صوبائی اسمبلی کے ارکان جو کہ عوام کی خدمت کے لیے منتخب ہوئے ہیں اور ان کے ذمہ بلوچستان کے عوام کی خوشحالی اور ترقی ہے۔ اس اہم ذمے داری کا احتساب بھی عوام کے سامنے ہونا چاہیے۔ لہذا ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ ہر ممبر کی کارکردگی سے متعلق رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے اور ان کی اسکیمات کی تفصیلات بھی پیش کرے تاکہ دیانت داری کے تقاضے پورے ہوں۔

مولانا نیاز محمد دو تانی (وزیر آبپاشی) الحمد للہ ولی و صلوات والسلام علی نبیہ محمدؐ و علی آلہ واصحابہ المتعلین۔

معزز اراکین اسمبلی یہ بات سب پر عیاں ہے کہ قوم نے ہمیں منتخب کر لیا ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ کس لیے ہمیں منتخب کیا ہے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ سید القوم خادم او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قوم کے سردار اور اس کے منتخب نمائندے ان کے خادم ہوتے ہیں تو یہ حقیقت ہے کہ ہم بلوچستانی قوم کے خادم ہیں۔ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کی خدمت کے لیے آتے ہیں اور یہ تقریباً پونے دو سال گزر چکے ہیں کہ ہم نے بلوچستان کے عوام کے لیے جو خدمت کی ہے اور کس حد تک کی ہے یہ سب ہر ممبر کو معلوم ہے یا حکومت کے بعض افراد کو معلوم ہوگا لیکن عوام کے سامنے یہ بات نہیں آئی۔ بہتر یہ ہے کہ ہم جو خدمت کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔ حاکمیت کے لیے ہم حاکم نہیں عوام کے خادم ہیں ہم نے کیا خدمت کی ہے۔ اس کا صلہ اللہ تعالیٰ خود دے گا ہمیں امید بھی ہے کہ اگر ہم نے اخلاص سے ان مسلمانوں کی خدمت کی ہو تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا صلہ دے گا اور اس کی جزا بھی لیکن ایک بات اصلاح کے لیے اور اصلاح معاشرہ کے لیے

ضروری ہے کہ ہمارا احتساب بھی ہونا چاہیے جو کام کیا ہے علیحدہ علیحدہ اپنے حلقوں میں۔ اس کا احتساب ہونا چاہیے۔ احتساب کا یہ مطلب کہ ہم نے جو خدمت کی ہے ہمارے اسمبلی کے معزز اراکین نے فرداً فرداً اپنے حلقوں میں یا مجموعی بلوچستان کی سطح پر ہم نے جو خدمت کی ہے اس کا باقاعدہ احتساب ہونا چاہیے۔ اس کے لیے اسمبلی کی ایک موثر کمیٹی بنائی جائے اور اس کو اختیارات دیے جائیں تاکہ وہ صحیح معنوں میں تحقیقات کر سکے اور رپورٹ اس اسمبلی فلور پر پیش کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب آپ اپنی تقریر مختصر کریں۔ تاکہ دوسروں کو بولنے کا موقع مل سکے۔  
میر عبد الکریم نوشیروانی جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اس کے محرک کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جمہوری روایات اور اسلامی روایات کو پورا کیا۔ جہاں مولانا صاحب نے کہا کہ کمیٹی میں کتنا ہوں کہ کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ عدلیہ ہائی کورٹ کے جج کے ذریعے کیونکہ وہ غیر جانبدار ہے اس کے لیے کمیٹی تشکیل دیں تاکہ اس چیز کو منظر عام پر لایا جائے جن لوگوں نے خدمت کی وہ عوام کے سامنے پیشہ سرخو ہوں گے اور جن لوگوں نے نہیں کی ان کا بھی تو کم از کم پتا تو چلے گا جہاں تک آپ کمیٹی یہاں تشکیل دیں گے کمیٹی سپر ہوگا نہ کمیٹی اس کا صحیح رائے دے گا وہ کمیٹی کو اس کا پتا چلے گا اس کے لیے عدلیہ کے ذریعے احتساب ہونا چاہیے میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا جناب اسپیکر صاحب یہ ایسی قرارداد ہے میں کتنا ہوں کہ اگر اس قرارداد کے خلاف اگر کوئی بولے تو میرے خیال میں ضابطہ حیات شرعی جمہوری روایات سب کا منافی ہے میں چاہتا ہوں کہ عدلیہ کے ذریعے احتساب ہونا چاہیے اور میں جناب مولوی صاحب کا مشکور ہوں۔ تھینک

۱۰۔  
مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب ہم مولانا صاحب کی اس قرارداد کی پرزور حمایت کرتے ہیں جیسا کہ نوشیروانی صاحب کہہ رہے ہیں میرے خیال میں اس ایوان میں کوئی بھی اس قرارداد کی مخالفت کے موڈ میں نہیں ہے جہاں تک مولانا صاحب کی قرارداد کا تعلق ہے میں مولانا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کو مزید کچھ معلومات ہیں اور ان کو کہیں دال میں کالا نظر آرہا ہے تو مولانا صاحب ذرا جرات سے کام لیں اور ذرا اور کھل کے بات کریں کہ ان کی یہ قرارداد کی نوٹ کیسے پیش آئی بات دراصل یہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب ان کو بات پورا کرنے دیں۔  
مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی آپ یہ بتائیں کہ کن کن اشخاص کے خلاف آپ کو رپورٹیں ملی ہیں

کہاں آپ کو دال میں کالا نظر آ رہا ہے جہاں تک کمیٹی کا تعلق ہے مولانا صاحب اس کے لیے پبلک اکاؤنٹ کمیٹی اس اسمبلی کی موجود ہے بد قسمتی سے اس کا الیکشن آج تک نہیں ہوا ہے یہاں نہ عدالت عالیہ کی ضرورت ہے نہ ہائی کورٹ کی ضرورت ہے نہ کسی اور کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر نوشیروانی صاحب آپ بیٹھیں یہ اسمبلی ہے اسٹیج نہیں ہے۔  
 مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مولانا صاحب شف شف نہ کریں اور یہاں پے شف شف سے بات نہیں بنتی ہے اور نہ یہاں پے فصاحت اور یہ اور وہ یہ گلے اور آیتیں ہم یہ سب سن چکے ہیں۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر نوشیروانی صاحب بیٹھیں ورنہ پھر میں آپ کو نکالتا ہوں اور مولانا صاحب آپ بھی بیٹھیں اس کے جواب کے لیے آپ کو موقع دیں گے۔  
 مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی میں یہ کہتا ہوں کہ نوشیروانی صاحب خواہ مخواہ ہوا میں باتیں کر رہا ہے

(شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر اچکزئی صاحب آپ ایسا کریں مولوی صاحب آپ انہیں بات کو پورا کرنے دیں تو کام چلے گا اچکزئی صاحب آپ بالکل قرارداد کے بارے میں بات کریں آپ اوہ اوہ نہ جائیں اگر آپ اوہ اوہ نہ جائیں گے تو میں نہیں چھوڑوں گا۔  
 مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی بات دراصل یہ ہے جناب میں مولانا صاحب کی قرارداد کی تائید کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ احتساب ہونا چاہیے اور ضرور ہونا چاہیے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں مولانا صاحب کو کہیں دال میں کالا نظر آ رہا ہے اور میرے خیال میں وہ اس بات کو چھپا رہے ہیں۔  
 مسٹر حافسن اشرف جناب اسپیکر صاحب آٹھواں مہینہ ہے یہ احتساب کا ہوتا ہے ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اور احتساب ہونا چاہیے۔

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں اس قرارداد کے بارے میں کچھ تجویز دینا چاہتا ہوں یہ بہت اچھی قرارداد ہے میں جانتا ہوں کہ احتساب ہونا چاہیے لیکن اس طرح احتساب نہیں ہونا چاہیے جیسا اچکزئی صاحب کہہ رہا تھا کہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ہے لیکن اس کمیٹی سے کچھ نہیں بنے گا جب وہ پھر کسی سے منت زاری کر کے کہ آپ میرے بارے میں یہ رپورٹ جاری کریں اخباری بیان جاری کریں اور ہماری برائی چھپ جائے اس طرح نہیں ہوتا ہے اگر واقعی آپ نے اس قرارداد کو لوگوں کے سامنے لانا ہے تو اس پے

جوڈیشنل اکوائری کرنا چاہیے جج کے ذریعے تاکہ ہر محکمے کے منسٹر کی اٹھارہ ماہ کی جو کارکردگی ہے ان کو بھی کرنا چاہیے کہ اس دوران انہوں نے کس طرح کام کیا ہے اور انہوں نے کیا کیا زیادتیاں کی ہیں کہ بغیر اختیارات کے انہوں نے وزیر اعلیٰ کے اختیارات استعمال کر کے فنڈ ریلیز کر دیا ہے کسی نے ایڈھاک بسسز (Basis Adhoc) پر لوگوں کو لگایا غیر قانونی طور پر اس طرح ہر منسٹر کی جوڈیشنل اکوائری ہونی چاہیے اور یہ اٹھارہ ماہ کے دوران جس علاقے میں کام ہوا ہے وہ بھی ایم پی اے فنڈ کے نہیں جناب ایم پی اے فنڈ کے پچاس لاکھ روپے ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں ہے اس کی اکوائری کرنا یا نہ کرنا میرے خیال میں برابر ہے اور یہ پورا ڈیپارٹمنٹ اور اس کے حلقے میں جو پیسے خرچ ہوئے ہیں وہ کس طرح خرچ ہوا کہاں سے آیا اس کا پورا پورا پتہ لگایا جائے کہ یہ پیسے کیسے آئے تھے کس مقصد کے لیے آئے تھے کہاں پے خرچ ہوا۔ اس طرح اکوائری کرنا چاہیے میرے خیال میں اگر پچاس لاکھ روپے کے لیے آپ اکوائری کرتے ہیں تو اس اکوائری کا مجھے خاص فائدہ نظر نہیں آ رہا ہے۔

جوڈیشنل اکوائری پورے محکمے اور ان ممبروں کے انتخابی حلقوں میں کرانی چاہیے (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر دیکھتے دوچار ممبران کھڑے ہوں گے یہ اسمبلی کے روایات کے خلاف ہے کریم صاحب آپ کو بہت موقع دیا گیا ہے آپ بیٹھیں۔

میر جان محمد جمالی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب گزارش ہے کہ یہ بہت ہی اچھی قرارداد ہے لیکن میں گزارش ہے کہ ہم ایوان کے معزز اراکین ہی اور ہم آج تک پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا چیئرمین منتخب نہیں کر سکے ہیں پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا بھی ایک فریضہ ہوتا ہے کہ وزارتوں کے اخراجات اور انہوں نے جو کارکردگی دکھائی ہے اس کا احتساب کرے پہلے تو ہم اپنے گھر کو درست کریں باتیں تو ہم بہت کرتے رہتے ہیں چیئرمین پبلک اکاؤنٹ کمیٹی تو آٹومٹکلی (Automatically) وزارتیں پیش ہوں گی اور ساری وزارتوں کا احتساب ہو جائے گا۔ ممبرز کا اس میں سے اچھی اور کیا بات ہے وہ ایوان جو اس وقت اقتدار میں ہے وہ اپنی ممبرز کی کارکردگی ترقیاتی عمل جو ان کا حصہ ہے اس کا احتساب کرنا چاہتے ہیں وہ بہت اچھی بات ہے ایسا نہیں ہے کہ ایک ایوان سے فارغ ہو کر پھر کمیٹی نہیں بیٹھتی ہے۔ ہم اپنے اوپر اسی وقت کہنا چاہتے ہیں لیکن جب تک اس ایوان کا چیئرمین سلیکٹ نہیں ہو گا پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا تو وہ باتیں پھر ہم کرتے رہیں گے جوڈیشنل کمیٹی آتی رہی جب ہمیں خود اختیارات ہیں اس ایوان کو تو اس کو یوز (Use) کریں اور آپس میں شیرو شکر ہو کر معاملے طے کریں چیئرمین ہم میں سے منتخب نہیں ہوتا تو تقریریں کیا کرتے رہتے ہیں۔

حاجی نور محمد صراف (وزیر) جناب اسپیکر میں جناب مولانا صاحب کی اس قرارداد کی تائید کرنا ہوں۔ اس سلسلے میں ماضی میں صوبائی حکومت کی طرف سے جو ایک عدلیہ کی توسط سے ایم پی ایذا سکیم کے بارے میں جو تحقیقات ہوئی تھیں جو آج تک وہ عوام کے سامنے نہیں آیا اس سلسلے میں میں معزز ایوان کی توسط سے میں صوبائی حکومت سے ریکویسٹ (Request) کرتا ہوں کہ ماضی میں جو تحقیقات ہوئی ہے وہ بھی عوام کے سامنے لایا جائے جناب اسپیکر یہ قرارداد چونکہ مولانا صاحب نے پیش کی ہے میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں کہ اس کا کوئی مثبت نتیجہ عوام کے سامنے لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کچھول صاحب آپ؟

مسٹر ارجن داس بگٹی کچھول صاحب آپ کی اجازت سے جناب اسپیکر مولوی نیاز محمد دو تانی صاحب کی اس قرارداد کا متن اور قرارداد کی جو تشریح ہے میں اور ہماری پارٹی دل و جان سے اس کی تائید کرتی ہے شکر ہے کہ انہوں نے جرات مندانہ ایک عملی ثبوت دیا اور اس بات کو ہاؤس میں انہوں نے پیش کیا جناب اسپیکر قرارداد کے حوالے سے مختلف ممبران نے اپنی اپنی رائے دی ہے ہم تو یہ رائے دیں گے کہ عوام الیکٹڈ ممبر (Elected Member) عوام کا منتخب نمائندہ بذات خود منتخب ہوتا ہے اور اس اسمبلی میں جناب اسپیکر جب ہم نے حلف اٹھایا تھا تو عوام کی خدمت کا حلف اٹھایا تھا اور صوبے کی دیانتداری کا حل اٹھایا تھا تو میں جناب مولوی صاحب کی اس بات کی تائید کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اس وقت حکمران طبقہ اپنی ہی بات کر رہا ہے احتساب کا بلکہ میں تو عرض کرتا ہوں کہ ہم نے بار بار بات کی ہے کہ حق حقدار کو ملنا چاہیے بلوچستان کے جتنے بھی وسائل ہیں وہ عوام کے وسائل ہیں ان تک پہنچنے چاہیے خدا کرے کہ مولوی صاحب کی یہ خواہش آئین ہو لیکن بظاہر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ”مرض بڑھتا گیا چون چون دو اکی۔“

جناب ڈپٹی اسپیکر مسٹر کچھول علی صاحب آپ۔

مسٹر کچھول علی جناب اسپیکر صاحب جہاں تک مولانا صاحب کی قرارداد کا تعلق ہے ہم لوگ پرزور اس کی حمایت کریں گے اس سلسلے میں ہماری جتنی اسکیمیں ہیں ہمیں ایم پی اے فنڈ کی جو رقم ملتی ہیں ہو کاغذی شکل میں ہے ہم لوگ پی اینڈ ڈی ڈی پارٹنمنٹ میں اپنی تجویز وہاں دیں گے میں کہتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی کا مسٹر بیٹھا ہوا ہے پی اینڈ ڈی یا پلاننگ ڈیپارٹمنٹ جو کسی صوبے کی یا کسی ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے میں اس سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں بلوچستان کے ایک ڈسٹرکٹ کا دورہ کیا ہے اگر اس میں ہم لوگوں نے کوئی غلط اسکیم دی

ہے سرمجھے پتا ہے اب کچھ ہنسٹلی (Patently) سنئے ہمیں، اگر ہم لوگوں نے جو اسکیم دی ہے اس کا پروفا مانا ہوتی ہے وہ سارے ڈاکومنٹس (Documents) خود ہمارے منسٹر صاحب کی ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اگر کسی ایم پی اے نے کوئی غلط اسکیم دی ہے اگر کسی ایم پی اے نے کوئی غلط کاری کی ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے پوائنٹ آؤٹ کر لیں یہاں اسمبلی میں لیکن اس کا سب سے جو مقصد اور فرض ہے وہ جائیں وہاں اسکیموں کو دیکھ لیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے میں نے خود منسٹر صاحب کو دعوت دی ہے کہ خدا کے لیے آپ اگر ہمارے علاقے کا دورہ کریں ہمارے علاقے آپ کے علاقے ہیں آپ اس صوبے کی ایک متحرک فرد ہیں آپ دیکھ لیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے جتنی میں نے وہاں اسکیمیں دی ہیں اگر وہ ہنچکورو جائیں جمیل گسی جائیں وہاں ملاحظہ کر لیں میرے خیال میں سب سے ہسٹ جج (Best Judge) وہ ہو گا اگر ہم لوگ خود اپنا فرض نہیں جانتے کہ پلان کی کمیٹی بنائیں وہ کام کر لیں میرے خیال میں اس سے کچھ نہیں ہو گا دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک ریاست چاہے برطانیہ ہو چاہے آپ کا امریکہ ہو۔ ایک اسٹیٹ کی تین آرگنز (Organs) ہوتی ہیں لیکن بدبختی یہ ہے کہ ہمارے اسٹیٹ میں تینوں آرگن کو کینسرنے پکڑا ہے اگر ہم لوگ کہتے ہیں کہ (Regulation) والے چور ہیں تو ایگزیکٹو (Exacutive) والے ٹھیک ہیں تو خود ہی ہم لوگوں کو کنٹرول کرتے ابھی تو یہ ہے کہ انتظامیہ والے پہلے چور تھے ہم بھی ان کے ساتھ ہیں پہلے بی اینڈ آر والے اس سے پرسنٹیج لیتے تھے میں کہتا ہوں کہ میرا بھی حصہ دے دیں میرے خیال میں ابھی ہم لوگ خود بھی اپنے ضمیر سے یہ کہیں ہر ایک کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ اس پر خود ہی تحقیقات کرے۔ چاہے وہ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ ہو چاہے وہ پی اینڈ ڈی ہو چاہے وہ الہیت ہو میرے خیال میں وہ منسٹر خود ہی جج ہے۔ خود ہی بزنس اینڈ رول جو ہے ڈیپارٹمنٹ کا انہیں یہ اختیار دیا گیا ہے اگر کسی نے جو غلطی کی ہے اسے وہ تنقید بھی کر سکتے ہیں عوام کے سامنے اس کے خلاف ایکسپلینیشن (Explanation) بھی دے سکتے ہیں میں کہتا ہوں ہمارا سب سے بڑا جج عصمت اللہ صاحب ہیں لیکن وہ زحمت کر لیں ہر ایک ضلع میں جا کر جتنے بھی ایم پی اے صاحبان ہیں اپنے ترجیحات دے کر اپنی اسکیمات دے چکے ہیں۔ ان کی لسٹ لے کر بنس نفیس وہاں جا کر وہ دیکھ لیں اگر میں نے غلطی کی ہے میرے خیال میں کسی ججس کے جانے کی ضرورت نہیں ہے جج وہ ہے لیکن اس کو زمینداری دی ہے منسٹر صاحبان کو وہ انہیں خوش اسلوبی سے ایمانداری سے سرانجام نہیں دے رہے ہیں جس کی وجہ سے حالات روز بروز ابتر ہوتے جا رہے ہیں کرپشن بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ اس کی جو زمینداریاں ہیں وہ انہیں پورا نہیں کر رہا ہے تو میں اپنی من مانی کر لوں گا اگر وہ ہنچکورو

میں آکر دیکھیں اگر میں نے کچھ غلط اسکیمیں دی ہیں وہ مجھے کہیں کہ چکھول آپ نے یہ غلط اسکیم کیوں دی ہے اگر میں نے غلطی کی ہے تو آئندہ میں اس جیسا غلط اسکیم نہیں دوں گا لیکن اس کو کون کے گاہنچگور جائیں ہم اور آپ کہتے ہیں کہ ایک جلسہ جائے یعنی جلسہ کا کیا کام ہے؟ یہ درد سر یہاں کے اسمبلی کے ممبران کا ہے انہیں جو منصب دیا گیا ہے وہ انہیں کیوں پورا نہیں کر رہے ہیں میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ جتنے بھی ہمارے منسٹرز ہیں یہ نہیں کہ صرف اسکیموں کے سلسلے میں میں کہتا ہوں کہ جیسے ہمارے وزیر زکوٰۃ نے فرمایا تھا بھی آپ ہمارے پچاس لاکھ کے لیے کہتے ہیں (Responsibility) میں لوں گا لیکن پی ایٹڈ ڈی میں کروڑوں روپے ہیں ایسے علاقے ہیں وہاں پانچ روپے خرچ نہیں ہو رہے ہیں اور ایسے علاقے میں وہاں پانچ کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں اس کی (Responsibility) کون دے گا اس سلسلے میں آپ لوگ کیا کر رہے ہیں اور آپ لوگوں کو اس منسٹرز سے کہنا چاہیے ہیاتھ کو ہوزراعت کا وہاں میرے خیال میں چار سو آدمی بھرتی ہو جائے ایک ڈسٹرکٹ میں ایک حلقے میں وہاں دوسرے علاقے میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مسٹر چکھول آپ ذرا بات سنیں آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں کہ جیسے آپ اسٹیج پر ہوں یہ اسمبلی ہے اسمبلی کا بھی کوئی وقار ہوتا ہے آپ ذرا میری بات سنئے نا اس بارے میں جب آپ بات کر رہے تھے وہ کوئی سوال ہے انشاء اللہ ہائیں تاریخ کو آئے گا اس کا جواب مولوی صاحب دیں گے یہ اس قرارداد کے متعلق بات کرتا ہے اس کے حق میں بولتے ہیں۔

مسٹر چکھول علی اس قرارداد کی ہم پر زور حمایت کر لیں گے اس میں جو گند پڑے ہوئے ہیں اس وقت بلوچستان میں.....

جناب ڈپٹی اسپیکر شکریہ وہ تو سوال میں آئیں گے اس وقت پھر آپ بات کر لیں پھر آپ کو بات کرنے کا موقع دیں گے انشاء اللہ پھر آپ صحیح معنوں میں بات کریں مولوی صاحب کا سوال آئے گا اس میں یہ بھی ذکر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب آپ سے پہلے میرا زخان کھیتوان صاحب ہیں۔  
میرا زخان کھیتوان جناب اسپیکر۔ یہ قرارداد پیش ہوئی احتساب یعنی اکاؤنٹ ہیلٹی (Accountability) چند سالوں سے اکاؤنٹ ہیلٹی (Accountability) کا نام اتنا بدنام ہو چکا ہے کہ اب اس کا بھی احتساب ہونا چاہیے۔ ضیاء الحق کا وقت ہو یا موجود حکمران ہوں آج تک احتساب کرتے

کرتے ہیں کچھ نہیں ملا آپ نے سرکل کے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ سابقہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو صاحبہ پر نولاکھ روپے کا کیس ہو اسی دن تھری جہاز استعمال کرنے کا لیکن جناب اس پر صرف وکیل کا خرچ ۷۲ لاکھ روپے ہے جو ریفرنس بھیجا گیا تھا جبکہ سابق وزیراعظم پر نولاکھ روپے جہاز استعمال کرنے کا کیس ہوا۔ ان سے کہا گیا کہ نولاکھ روپے خرچ ہوئے اس لیے پکا احتساب ہے۔ میں کہتا ہوں گزشتہ پندرہ سالوں سے محاسبہ کا شور سن سن کر مولانا صاحب کی تجویز اچھی ہے آپ واپڈا کا محاسبہ کریں کہ غالباً "اکتیس کروڑ روپے اس نے کہاں کہاں اور کتنا کتنا پیسہ واپڈا نے خرچ کیا کتنا پیسہ واپڈا کے آفسرز کے پاس گیا ایکسٹینشن (Extention) اور دیگر چارجز کے لیے جو دیے گئے وہ کتنے بنتے ہیں۔ پہلے اس بات کا حساب بھی ہونا چاہیے جبکہ وہ پروگرام جہاں تک مجھے یاد ہے واپڈا کے پاس بلوچستان کے فنڈز خرچ کرنے کے لیے آل ریڈی میپ (Map) تھا کہ ہم بلوچستان میں یہ لائن لے جائیں گے لیکن چونکہ یہ گلے میں پڑ گیا ہے ادھر ہم نے تیس کروڑ واپڈا کو دے دیا میں کروڑ دوسرے کو بہر حال وہ تو ہم کو نہیں ملا چلا گیا۔ ایک سو پانچ کروڑ روپیہ ہم چاہتے ہیں غائب ہو گئے یہ کدھر ہو جاتا ہے اس کے لیے جائیں کوئی کھاتا ہے جدھر جاتا ہے چلا جائے جناب میں نے اپنے حلقہ کے لیے آج سے تین ماہ پہلے چیئرمین برائے چیف مشرانسپیکشن ٹیم کو کہا اور ان سے کہا کہ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں میری غیر موجودگی میں آپ جا کر ہمارے حلقہ کی اسکیمٹ کو انسپیکٹ (Inspect) کریں اور مانیٹر (Monitor) کریں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اگر پی اینڈ ڈی کی طرف سے مانیشوننگ (Monitering) کے لیے مولانا عصمت اللہ خود ہی ٹیم بنا دیں وہ ہی جا کر مانیٹر (Monitor) کرے کہ کس طرح چل رہی ہے اور اس میں کمیشن کس طرح لیا جا رہا ہے۔ ایک اسکول کی بلڈنگ جناب ہم ایک لاکھ روپے میں دیتے ہیں ایک کمرہ شیلٹریس (Shelterless) اسکول کو میں ایمانداری سے کہہ رہا ہوں اسپیکر صاحب اس میں سے جن ٹھیکیداروں کو ہم نے اس کا کام دلایا ٹھیکیدار کون ہوتے ہیں وہ گاؤں والے خود ایک کمیٹی ٹائپ بنا لیتے ہیں کہ جی ایک لاکھ روپے کا اسکول ہے ہم خود کام کریں گے اس اسکول پر وہ خود آگرتاتے ہیں کہ جی ہمیں ملا ستر ہزار روپیہ انہوں نے کمانا بھی ہے اور اس پر کل آپ انسپیکشن پر جائیں گے اور آپ پکڑ لیں گے ایم پی اے کو گلے سے جی ایم پی اے صاحب بتائیں کہ یہ کرا کیوں اس طرح سے بنا ہے اس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ سے انکو آڑی ہونی چاہیے اس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھنا چاہیے کہ یہاں کا رواج ہے یا تو اس ایوان ایک متفقہ فیصلہ کریں اور اس چیز کو لگالائز (Legalize) کریں اس کا کمیشن بتادیں کہ دس پرسنٹ ہے چند رہ پرسنٹ ہے یا بیس پرسنٹ ہے یہ ہر آدمی کو پتا ہے یہ بات انڈر سٹڈ (Understood)

ہے کہ یہ کمیشن اتنا ہے ان کو ملنا چاہیے پہلے اگر ایک اسکیم پر ایک لاکھ کا تیار ہو تو ہم اس کے لیے تیار رہیں کہ ہم نے ان کو ایک لاکھ تیس ہزار دینا ہیں۔ تاکہ تیس ہزار اگر وہ لے جاتا ہے تو ایک لاکھ روپے میں کم از کم وہ چیز بنی چاہیے جس کے لیے ہم پیسہ دیتے ہیں احتساب کی بات میں مولانا صاحب سے اس لیے نہیں کروں گا احتساب کی بات سے میں مولانا صاحب سے انگریزی اس لیے نہیں کروں گا کہ احتساب ہم ایک دوسرے کا دھر بھی کر سکتے ہیں اصل احتساب عوامی نمائندوں کا عوام ہی کرتے ہیں جو الیکشن کے موقع پر جو غالباً ”ابھی نزدیک ہے اس پر خود ہر آدمی سے لوگ احتساب لے لیں گے۔ حساب لے لیں گے جیسے بھی ہوتا ہے اب ہم ایک دوسرے پر پچاس پچاس لاکھ کے روپے پر عدالتوں کے چکر لگاتے رہیں تین تو آپ پورے بلوچستان ہائی کورٹ میں جج ہیں ایک چیف جسٹس ہیں الیکشن کا کام بھی تمام ان کے ذمے ہے جو ڈیشنل کام سارے ان کے ذمے ہوتے ہیں اگر اٹھا کر دوسرے کام بھی ان کو دیتے رہے تو یہ جج صاحبان کے پاس وقت ہی نہیں ان کے پاس پہلے ہی اتنا برڈن (Burden) ہے وہ کسز کو ہمت کے ساتھ کچھ کر بھی رہے ہیں ان کی پہلے ہی اسٹریٹھ (Strenght) کم ہے پہلے تو ان کے جج بدھوائیں تاکہ تعداد زیادہ ہوگی تو وہ کام کر سکیں گے۔ ہمیں اپنے احتساب کی اتنی فکر نہیں ہونی چاہیے احتساب والے تو پہلے موجود ہیں میرے خیال میں آرہے ہیں بڑا اچھا احتساب لیں گے ان کا احتساب کرنا چاہیے بجائے اس کے ہم ایک دوسرے کا احتساب کریں۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر) جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب کی جو قرارداد ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں لیکن بنیادی طور پر سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے ایم پی اے فنڈ کی تحقیقات کرنا بھی ہیں وہاں جا کر اسکیمت سامیٹ پر جا کر دیکھنا ہے فی الحال یا فی الوقت بھی وزیر اعلیٰ کی انسپکشن ٹیم ہے میں اس قرارداد میں اتنی ترمیم تجویز کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی انسپکشن ٹیم موجود ہے اس واسطے سے تمام محکموں کی جو اسکیمت ہیں ان کی جو کارکردگی ہے اور ایم پی اے فنڈ کا جو استعمال ان سب کی اکوآڑی وہ کر سکتی ہے اس ٹیم کی موجودگی میں دوسری کمیٹی بنانے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا ہوں البتہ اپنی جگہ پر یہ واقعی اچھی قرارداد اچھی ہے اور اس کی حمایت کی جائے اس میں اتنی ترمیم تجویز کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی انسپکشن ٹیم ان تمام اسکیمت کی اکوآڑی کرے صوبے بھر میں دورے کرے بعض معزز اراکین نے فرمایا کہ پی اینڈ ڈی کے فشر کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ ڈاکوآڑی کرے وہ خود اس کی اکوآڑی کریں اب جبکہ ایک ٹیم پہلے سے موجود ہے پی اینڈ ڈی فشر کی نہ تو قوت ہے اور نہ ہی استطاعت ہے یقیناً اس میں ہے کہ وہ سارے بلوچستان میں جا کر معائنہ کرے جبکہ پی اینڈ ڈی میں نہ تو

انجینئرز ہیں اور نہ ہی وہ ٹیکنیکل کام جانتے ہیں وزیر اعلیٰ کی ایک باقاعدہ الپکشن ٹیم ہوتی ہے وہ جا کر تمام بلوچستان میں ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتی ہے چونکہ اب بھی ہمارے پاس ایک ٹیم موجود ہے لہذا دوسری کسی کمیٹی کی ضرورت اس وقت ہوتی جب یہ ٹیم نہ ہوتی پھر بھی اگر کمیٹی ایم پی ایز کی ہم بنائیں گے تو ان میں بھی اکثر و بیشتر انجینئرز نہیں ہیں۔ ساجیٹ پر بھیجے کے لیے انجینئروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انکو آری کمیٹی آل ریڈی (Already) بنی ہوئی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ محاسبہ ایک اچھا عمل ہے جیسا کہ ایک معزز رکن نے کہا سابقہ ریکارڈ جسٹس رشید صاحب کی سربراہی میں غالباً ایک ٹیم بنی تھی اور انہوں نے جو انکو آری کی تھی ہم چاہتے ہیں کہ وہ رپورٹ اس اسمبلی کے فلور پر لائی جائے یہ اچھا عمل ہے محاسبہ کا۔ اب رہا یہ سوال کہ کمیٹی بنائی جائے کون کون اس میں ہوں لیکن یہ ٹیم اس وقت بھی ہے ہم ان کو تنخواہ دے رہے ہیں یہ اتنا پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے کہ جتنا ہم اس پر بحث کریں رہا یہ سوال کہ ہم ایم پی اے حضرات سے یہ گزارش کرتے ہیں چونکہ ہم سارے بلوچستان کے عوام کے نمائندے ہیں ہمیں سارے بلوچستان کے عوام کے کام کرنا نہیں ہمیں ان کا اعتماد حاصل ہونا چاہیے ہمیں سارے بلوچستان کے عوام کی ایک ہو کر خدمت کرنا ہے لیکن معزز اراکین جہاں سے ہم بات شروع کرتے ہیں کہ ہم اپنے حلقہ کی بات پر کھڑے ہوتے ہیں ظاہر ہے اس سے خود فرض اور تعصب کی بو آتی ہے لہذا ہمیں چاہیے صرف اپنے حلقہ سے بالاتر ہو کر سوچیں سارے بلوچستان کی خدمت کرنا ہماری ذمہ داری ہے جناب اسپیکر اس کے علاوہ ہمارے ہاں پہلے ہی ایک ادارہ پہلے ہی یعنی پی اے سی ایوان کی موجود ہے جو محاسبہ کرتی ہے لیکن ابھی تک ہمارے معزز اراکین کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا نہیں فرمائی کہ وہ اپنا چیئرمین منتخب کرے۔ تقریباً دو سال سے یہ اسمبلی چل رہی ہے ہمارے اسمبلی کو دو سال ہو گئے ہیں اب تک پی اے سی کا اجلاس نہیں ہوا اور ابھی تک پی اے سی کا چیئرمین نہیں بنا لہذا میری گزارش ہے کہ آپ کی طرف سے پی اے سی کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنا چیئرمین مقررہ تاریخ کو کرے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ بجائے اس کے کہ ہم صرف اپنے اپنے حلقہ کے لیے یہاں کھڑے ہوں ہم پورے بلوچستان کی بات کریں اور صرف اپنے حلقہ کے لیے کھڑے ہوں اور اپنے حلقے پر ختم کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ سارا بلوچستان ہمارا حلقہ ہے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب والا جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اس کی تو ظاہر بات ہے میں حمایت کرتا ہوں۔ جیسے کہ ہمارے ایک معزز رکن نے فرمایا کہ یہ احتساب کا لفظ اتنا بدنام ہو چکا ہے کہ اب اس سے نفرت آنے لگی ہے اور یہ بات اپنی جگہ پر سو فیصد درست ہے گزارش یہ

ہے کہ عمومی طور پر حکمران طبقہ میں جب احتسابی کمیٹیاں تشکیل ہوتی ہیں۔ ایک صاحب بات میں میں جناب اسپیکر آپ کے سامنے رکھ دوں کہ اس میں حکومت کے اہل کاروں کی رپورٹ صحیح معنوں میں سامنے نہیں آتی ہے۔ اس لیے عام طور پر عوامی سطح پر اور حزب اختلاف کے ممبران ہیں وہ بھی اس خدشہ کا اظہار کرتے ہیں کہ جناب یہ احتسابی کمیٹی ایم پی اے فنڈز کی تحقیقات کو اگر اسے آگے وسیع کریں منشیوں کی کارکردگی۔ اس میں بھی یہ ہوگا کہ یہ حزب اختلاف کے ممبران یا وہ لوگ جو کمیٹیوں کو خوش نہیں رکھ سکتے ہیں۔ ان کا احتساب ہو۔ باقی جو حکومتی اہلکار ہیں اور وزیر ہیں ان کا صحیح معنی میں احتساب نہ ہو۔ بہر حال یہ ایک خدشہ ہے کوشش ہونی چاہیے کہ ایسی ہاقتیار کمیٹی ہو اور اس میں ایسے منصف مزاج احباب لے جائیں جو صحیح معنوں میں احتساب کا حق ادا کریں۔ چاہیے اس میں ہم میں سے جو بھی آتا ہو۔ جہاں تک یہ کہا گیا جناب اسپیکر کہ وال میں کچھ کالا ہے تو اس کا بھی اظہار ہونا چاہیے اس بارے میں بے ادبی ایک عام سالیفہ ہے کسی نے کہا میرے ہال سفید ہیں یا کالے تو جواب دینے والے نے کہا کہ تھوڑی دیر صبر کیجئے سفید اور کالے کا پتا چل جائے گا تو جناب والا میں اس بات کو دہراتا ہوں کہ اگر احتسابی کمیٹی میں منصف مزاج لوگوں ہوں گے اور ان کی کمیٹی تشکیل دیں گے تو جو ہمارا جو اعمال نامہ ہے مینے دہینے میں سامنے آجائے گا۔ اللہ کرے کہ کوئی ایسی کمیٹی ہو جو صحیح معنی میں ہم سب کا احتساب کرے۔ کیونکہ اس قوم نے ہمیں ان توقعات کی بنیاد پر منتخب کیا کہ ہم ان کے حقوق ان تک پہنچائیں گے۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں نے بڑا تیر مارا ہے۔ اس میں شاید ہم سب قصور وار ہوں اور اگر کمیٹی کی رپورٹ سامنے آئے اور اس طرح ہمارے اعمال اور کارکردگی عوام اور ایوان کے سامنے آجائیں گے تو اس سے عوام میں یہ سوچ اور فکر تو کم از کم پیدا ہو سکے گی کہ کیا یہ وہی لوگ تھے جنہیں ہم نے امین سمجھ کر امانت دار سمجھ کر ملک اور قوم کا نمائندہ منتخب کیا اور ان کی کارکردگی اور اعمال نامہ یہ ہیں۔ تو ہم سب کو احتساب کے لیے تیار رہنا چاہیے اور ہونا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا عمل ہے اگر احتساب ہو۔ شکر یہ جناب والا (باہمی گفتگو)

جناب ڈپٹی اسپیکر میر ظہور حسن گھوسہ آپ کو ٹائم دیں گے۔ آپ سے پہلے جناب مولانا امیر زمان

صاحب ہیں۔ جی مولانا امیر زمان صاحب

مولانا امیر زمان خلن (وزیر) بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر جہاں تک مولانا صاحب کی قرارداد کی بات ہے تو میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں ان کی

قرارداد کی تائید کروں بہر حال جس طریقہ سے اور جن الفاظ سے ان کی قرارداد کی تائید ہو سکتی ہے ان الفاظ سے میں مولانا صاحب کی قرارداد کی تائید کرتا ہوں لیکن گزارش یہ ہے کہ اور جیسا کہ ساتھیوں نے فرمایا کہ گزشتہ سالوں میں بھی یہاں احتساب کا عمل شروع ہوا باقاعدہ طور پر کمیٹی کے ذریعے احتساب ہوا۔ میرے خیال میں اس پر بہت اخراجات بھی آئے اور یہ کتاب ۴۳ جلدوں پر مشتمل ہے شاید یہ کتاب اسمبلی کی لاہوری میں بھی موجود ہو۔ میرے پاس بھی یہ کتاب موجود ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے جو محاسبہ شروع ہوا ہے وہ جتنا بھی پلندہ ہے وہ یہاں عوام کے سامنے اس فلور پر ہو اور عوام کے سامنے لایا جائے کے پہلے ایم پی اے حضرات تھے انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ رہا یہ مسئلہ کہ اب جو قرارداد آئی ہے اس کے متعلق میں کچھ اضافہ کروں گا کہ بلوچستان گورنمنٹ نے واپڈ کو تیس (۳۰) کروڑ روپے دیے۔ بیس (۲۰) کروڑ روپے سڑکوں کے لیے دیئے گئے۔ چودہ (۱۴) کروڑ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے لیے اور چوبیس کروڑ (۲۴) روپے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو دیئے۔ یعنی بہت ہی پیسے بلوچستان میں تقسیم ہو گئے تو اس کی اس طرح انکواری ہونی چاہیے پچھلے سال سترہ اور اس سال پچاس پچاس لاکھ روپے ایم پی اے حضرات کو دیئے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اس طرح انکواری ہونی چاہیے کہ ایم پی اے حضرات نے ان پیسوں کو کس طرح تقسیم کیا ہے اور یہ کہاں پر تقسیم ہوا ہے۔ کیا مفاد عامہ کے لیے خرچ ہوئے ہیں اور کسی خاص شخصیت کے لیے یا کسی خاص دوست کے فائدہ کے لیے یا عوام کے لیے اس میں فائدہ نہیں ہوگا اور اس میں اس طرح کی بھی انکواری ہونی چاہیے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے کہ باقاعدہ طور پر جو پیسے تقسیم کیے گئے ہیں ایم پی اے حضرات میں۔ وہاں پر اس طرح بھی ہوا ہے ایم پی اے حضرات نے اسی ٹھکے کو ہدایت جاری کی ہیں کہ یہ ٹھیکہ فلاں آدمی کو دینا ہے۔ اگر آپ نے یہ ٹھیکہ دوسرے کو دے دیا تو میں یہ اسکیم بذات خود کینسل کروں گا۔ لہذا یہ بھی انکواری ہو کہ یہ ٹھیکے منظور نظر لوگوں کو تو نہیں دیئے گئے ہیں اور پھر اس طرح بھی ہوا ہے کہ ایم پی اے حضرات نے تو علاقے کے لیے پیسے دیئے ہیں اور ایک ٹھیکیدار نے ٹھیکہ لیا ہے اور دوسرے ٹھیکیدار نے اس سے وہ ٹھیکہ خرید لیا ہے۔ اس میں باقاعدہ طور پر بڑے بڑے آفیسر ملوث ہیں۔ میرے ذہن میں یہ ہے کہ اس کی باقاعدہ طور پر انکواری ہونی چاہیے اس میں کون سے آفیسر ہیں۔ اس میں کون سے ایم پی اے ملوث ہیں۔ اس میں کون سے سینیٹر ملوث ہیں۔ اس میں کون سے ایم این اے ملوث ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہونا چاہیے کہ ایسی بہت سی اسکیمات جن کے لیے ہم نے پیسے دیئے ہیں لیکن ان پر کام شروع نہیں ہوا ہے اس کو بھی دیکھنا چاہیے پیسے جو دیئے گئے ہیں اس پر کام شروع کیوں نہیں کیا گیا

ہے لہذا محاسبہ ایک بہت اچھا عمل ہے اس لیے میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ محاسبہ کا عمل کا جس سے کرنا ہے اس سے شروع کرائیں اور اس ایوان کے سامنے پچھلے سالوں کی جو بھی اکوائزی ہے وہ بھی اس کے سامنے پیش کی جائے اور یہ بھی اکوائزی جب مکمل ہو جائے وہ بھی اس ایوان میں پیش کی جائے۔ تاکہ یہ عوام کو پتا چلے کہ یہ کیا ہوا ہے ہمارے ساتھ انہوں نے کیا تعاون کیا ہے رہی یہ بات کہ خان صاحب نے کہا کچھ دال میں کالا ہے تو ہمارے ہاں ایک مثال مشہور ہے کہ کسی نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے تو اس نے کہا ”خدا“ جب اس نے یہ بات کی تو دوسرے نے اس کو تھپڑ مارا کہ آپ نے خدا کا نام کیوں رکھا ہے تو اس نے کہا مجھے داد تک تو چھوڑیں۔ میرا نام خدا داد ہے تو خان صاحب سے میری گزارش ہے کہ خدا داد تک تو چھوڑیں یہ ساری اکوائزی سامنے آجائے گی کہ کس طرح سے صورت حال ہے اور کس طرح تقسیم ہو گیا ہے اور کس طرح ٹھیکے دیے گئے ہیں اور یہ عوامی اسکیمات ہیں تو بلوچستان کے عوام کا ہم پر کیا حق ہے کہ وہ ہم سے دریافت کر لے اور ان کے سامنے جو پیش کیا جائے کہ کون اچھی خدمت کرتے ہیں اور کون آپ کے جذبات کے ساتھ کھیلتے رہے ہیں اور مذاقی اڑاتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ جس نے بھی احتساب کرنا ہے سارے کا سارا کرنا چاہیے چاہے وہ کسی آفیسر کا ہو چاہے وہ محکمہ ہو چاہے وزیر ہو ایم پی اے فنڈ ہو۔ دیگر اسکیمات کے فنڈز ہوں ساری کی ساری اکوائزی کر کے عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر شکر یہ مولانا صاحب۔ مسٹر فشی محمد۔

مسٹر فشی محمد جناب اسپیکر میں مولانا صاحب کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ حساب ہو جائے لیکن صرف ایم پی اے فنڈ کا نہ ہو جو بھی فنڈز پی اینڈ ڈی سے جاری ہوتے ہیں ان سب کا ہو یہ میری تجویز ہے کہ پہلے تو پی اینڈ ڈی اس ایوان میں یہ بتائے کہ کس علاقہ میں کس اسکیم پر وہ کتنا دے رہے ہیں دو سرا یہ کہ بلوچستان کے لوگوں کے جو حقوق ہیں وہ صرف پچاس لاکھ نہیں ہیں اگر حساب لینا ہے یہ تو بہت اچھی تجویز ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ تمام چیزوں کا حساب کیا جائے صرف پچاس لاکھ کا نہ کیا جائے ظاہر ہے کہ جو پچاس لاکھ پی اینڈ ڈی سے جاری ہوتا ہے اس سے تو نہ کچھول چوری کر سکتے ہیں نہ فشی محمد کر سکتے ہیں اور اس میں یہ چیز بھی نہیں کر سکتے ہیں وہ کسی سے پرسنٹیج بھی نہیں مانگ سکتے ہیں اگر پرسنٹیج لیتے ہیں تو وہ رسوا کرتے ہیں وہ آفیسر لے سکتے ہیں کچھول اور فشی محمد نہیں لے سکتے ہیں دوسری گزارش یہ ہے کہ حساب لینا ہے تو ساری چیزوں کا لو۔ حکومت کا ہو یا تمام فنڈز کا جو پی اینڈ ڈی سے دیے جاتے ہیں وہ کس مد میں کس علاقے میں دے رہے ہیں کس ایم پی اے یا کس وزیر

کو فنڈ دیا ہے اس کے بعد ملازمت کے لیے سارے لوگ تڑپ رہے ہیں تمام حساب دیں ملازمت کا حساب دے کر کس کو جو دیا گئے ہیں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اس میں ملازمتیں بھی ہیں دوسرے حقوق بھی ہیں آپ اس ایوان میں یہ تفصیل پیش کریں کہ اس لمحے میں کتنے آدمی بھرتی ہوئے ہیں کس مدت میں بھرتی ہوئے ہیں اور کس علاقے میں ہوئے ہیں اگر حساب کرنا ہے تو بلوچستان کے جتنے حقوق ہیں ان سب کا حساب کیا جائے یہ حساب لینا بھی میرے خیال میں سازش ہو رہی ہے حساب لینا ہے تو حزب اختلاف کا کام ہے وہ اس کو پیش کرے اور یہ تو حزب اختلاف والے یہ تحریک پیش کرتے ہیں تو حزب اختلاف سے ۱۰، ۱۵ دوزرا اٹھ جاتے ہیں یہ کوئی سازش ہے بلوچستان کے جتنے حقوق ہیں یا ملازمت ہے اس کی سارے ایوان میں تفصیل پیش کی جائے اس ملازمت کے حق میں تمام علاقوں کو حق ملے ہیں یا صرف ایک ہی علاقے کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے یا دوزرا نے صرف اپنے آدمیوں کو بھرتی کیا ہے یا رشتہ داروں کو بھرتی کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مسٹر جعفر خان مندوخیل۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) مولانا صاحب نے جو یہ قرارداد پیش کی ہے میرے خیال میں اس کے لیے ہماری اسمبلی میں اعلیٰ اختیار آئی کمیٹی موجود ہے وہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی ہے اس کو فعال بنایا جائے اس کے ذریعے سب کچھ ہو سکتا ہے دوسرے وزیر اعلیٰ کی الپکیشن ٹیم ہے اس کو تمام محکمے جات کی سپورٹ حاصل ہے وہ ہر ایک انجینئر کو حایر (Hire) کر کے پوری انکوائری کر سکتی ہے کسی نئی کمیٹی کو تشکیل دینے کی ضرورت نہیں ہے ان کو فعال بنایا جائے اور اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ یہ لوگ خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ آج اس قرارداد کے حق میں بول رہے ہیں اگر یہ لوگ اپنا احتساب شروع کر دیں تو یہ سب سے اچھا احتساب ہے اور آج اگر یہ لوگ بذریعہ کمیشن یا بذریعہ کمیٹی اپنے اوپر کوئی پابندی لگانا چاہتے ہیں تو اپنے ضمیر کے ذریعے اپنا احتساب شروع کر دیں کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کرنا ہے تو کسی کمیشن یا کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے ہمارے سامنے ہمارے ملک کی تاریخ ہے یہاں بہت کمیشن بنے ہیں بہت رپورٹیں آئی ہیں کسی کو نہ سزا ہوئی ہے نہ اس پر عمل درآمد ہوتا ہے نہ رپورٹ ہوتی ہے شاید آپ کو اس چیز پر افسوس ہے تو ان کے کام شروع ہوئے جائیں گے۔ اس میں میرا خیال یہ ہے اگر بہت زیادہ خطرات ہیں اور حمید خان صاحب نے جیسا کہا ہے کچھ وال میں کالا ہے تو پھر عدالتی کمیشن مقرر کیا جائے اور ان کو نام دیے جائیں یہ پینتالیس ممبران ہیں اور ان کے یہ ۲۳، ۲۵ محکمے ہیں۔ ان کی تو کوئی انکوائری کھل نہیں کر سکے گا پھر اس اسمبلی کی معیاد ختم ہو گئی ہوگی یہ حکومت بھی ختم ہو گئی ہوگی پھر کون

کسی کو پکڑے گا۔ آج کی بات یہ ہے ہر ایک اپنا احتساب خود کرے دوسری بات یہ ہے کہ اگر کچھ مخصوص لوگ ہیں تو ان کے نام لیے جائیں اور اس کی جو کوئی انکوٹری ہے وہ عدالت کے حوالے کیے جائیں ایک اور ایسی کمیٹی بنائی جائے اس میں سب کے حوالے ہوں اور سارے آفیسرز کے نام ہوں آپ سب کو پتا ہے اس ایوان کو پتا ہے اگر کوئی ان سب کی تحقیقات میں جائے گا اور اس کو فائل ہوتے ہوئے بھی تین چار سال لگ جائیں گے تو یہ اس وقت نہ یہ اسمبلی ہوگی اس کی معیار ختم ہوگئی ہوگی اس کے لیے اگر کوئی خاص وزیر یا ممبر کا نام مولانا صاحب کے ذہن میں ہو تو ان کا نام لیا جائے۔ ان کے خلاف کوئی خصوصی کمیٹی بنا کر کوئی انکوٹری شروع کی جائے اور اس کو خاص وقت دیا جائے کہ وہ اس مقررہ وقت میں اس انکوٹری پوری کرے اس کے لیے کوئی سیاسی بات کرنا کہ وہ ہماری انکوٹری کرے آج کل تو مخالفین کی انکوٹری سامنے نہیں آئی ہے ہماری اپنی انکوٹری کیسے سامنے آئے گی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب جسٹس رشید کی کمیٹی بنی تھی اس کو کتنا وقت لگا ہے اور اس کی رپورٹ کدھر گئی ہے اور آج بھی کسی کے خلاف انکوٹری کرانی ہے تو خاص لوگوں کے خلاف کرانی جائے اس کے لیے مولانا صاحب معزز شادی کر سکتے ہیں۔

نواب زادہ ذوالفقار علی گلوسی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر بڑی تقریریں ہوئی ہیں احتساب پر اگر اجازت ہو میں بھی کچھ بولوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ نواب محمد اکبر خان بگٹی جب وزیر اعلیٰ بنے۔ انہوں نے بھی ایک کمیشن بنائی جسٹس رشید کی زیر نگرانی میں اور وہ انکوٹری رپورٹ بھی موجود ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں پڑی ہوئی ہے۔ سب کو معلوم ہے اور میں نے ایک پریس کانفرنس کے ذریعے اس پر یہ اعتراض کیا۔ سعید احمد ہاشمی اور بعض دیگر ممبران بھی موجود تھے۔ اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ اس کو روکی کی ٹوکر میں پھینک دینا چاہیے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی اگر آپ وہ انکوٹری رپورٹ پڑھیں تو ایک ضلع کی تین سال کی اسکیمیں دو دن میں الپیکیشن ہو کر آگئی یہ سوچنے کی بات ہے کہ آپ دو دن میں انکوٹری کر سکتے ہیں۔ انکوٹری کے اپنے طریقہ کار ہوتے ہیں الپیکیشن کرنے پر تو ٹائم لگتا ہے۔ ایم پی اے حضرات کو جو فنڈ پی اینڈ ڈی یا گورنمنٹ دیتی ہے۔ ہمارا فرض ہوتا ہے کہ ہم اسکیمیں پی اینڈ ڈی کو پہنچادیں۔ اسکول بنانا یا وائٹ پلائی ہسپتال جو بھی ہو وغیرہ۔ آگے ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ کس طرح ان پر اہم پلیمنٹ کرتی ہے۔ اور ہر تینتالیس ایم پی اے حضرات ہیں اور ان کو پچاس پچاس لاکھ روپے دیں گے یہ سارے بن جاتے ہیں۔ بیس یا ایکس کروڑ روپے۔ احتساب تو لیں آپ گیارہ ارب روپے کا آپ ان معمولی چیزوں کے پیچھے کیوں پڑیں گے۔ گیارہ ارب روپے جو اس صوبے میں خرچ ہوتا ہے۔ ہر سال تان

ڈولپمنٹ پر وہ پیسہ کہاں جا رہا ہے۔ وہ ہمیں کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ کروڑوں روپے واپڈا کو جا رہے ہیں۔ سڑکوں کو جا رہے ہیں واٹر سپلائی اسکیموں پر۔ احتساب تو آپ ان چیزوں کا لیں۔ آپ جا کر ایم پی اے سے پوچھتے ہیں کہ پچاس لاکھ کی اسکیمیں کہاں گئیں۔ آپ پی اینڈ ڈی سے پوچھتے کہ انہوں نے کونسی اسکیمیں منظور کیں اور کونسی نامنظور کیں۔ یہ کروڑوں اربوں روپے کدھر گئے۔ یہ کمیشن بناتے ہیں وہ کمیشن بناتے ہیں۔ کمیشنوں سے کچھ نہیں بنے گا۔ آپ مجھے بتادیں کہ اٹھارہ ماہ کے دوران اربوں روپے کا بجٹ پیش ہوا وہ کدھر گئے۔ جیسے کہ ہمارے وزیر صاحبان کہتے ہیں کہ تیس لاکھ چالیس لاکھ واپڈا کو دیے گئے۔ اب بجلی کہاں پہنچائی گئی ہے کہاں کام ہو رہا ہے اصل میں اگوائزی ان چیزوں کی ہونی چاہیے۔ شکریہ

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب اسپیکر اس موضوع پر کافی بحث ہو چکی ہے میری درخواست یہ ہوگی جیسا کہ مولانا صمت اللہ صاحب نے کہا کہ اگر ایم پی اے پروگرام کی تحقیقات کرانی ہے تو اس کے لیے وزیر اعلیٰ کی انپیکشن ٹیم موجود ہے اس ترمیم کے ساتھ اس قرارداد کو اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آیا اس قرارداد کو پہلے سے موجود وزیر اعلیٰ کی انپیکشن ٹیم جو اس مقصد کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس سے اگوائزی کرایا جائے یا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جائے؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب اسپیکر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا جہاں تک تعلق ہے یہ بات درست ہے لیکن اب تک ہم اس کی انپیکشن نہیں کر پائے۔ میری درخواست ہوگی ممبران سے کہ وہ اس سیشن کے دوران ہی اپنا چہرہ نمونہ جن لے تاکہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کام لے کیونکہ اس کے دائرہ کار میں تمام محکمے آتے ہیں۔ اگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی فعال ہو جائے تو تمام محکموں کا احتساب ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ایم پی اے حضرات کے پروگراموں کی بات ہے۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی انپیکشن ٹیم بڑی آسانی سے اگوائزی کر سکتی ہے۔

مولوی نیاز محمد دو تالی (وزیر) جناب اسپیکر میری قرارداد کالب ولباب ہے۔ وہ محاسبہ ہے۔ محاسبے سے یہ مراد نہیں کہ صرف اسمبلی کے ممبران کا محاسبہ ہو۔ یہ قطعاً میری قرارداد کا خلاصہ نہیں بلکہ میں چاہتا ہوں اور قرارداد کا مقصد یہ ہے۔ کم محاسبہ تمام وزارتوں کو ہو یا اس میں جو کچھ بھی ہو جہاں بھی جس طرح بھی ہو جیسا کہ جس صاحب نے فرمایا کہ کتنے ارب روپے آئے۔ ان کی باقاعدہ احتساب ہونی چاہیے۔ نہ کہ ایم پی اے حضرات کا بلکہ آفیسران انکلا سے سب کے سب کا احتساب ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب قرارداد میں ترمیم لاتے ہیں۔ آیا اس قرارداد کو اس ترمیم کے

ساتھ منظور کیا جائے یا اس قرارداد میں موجود ممبران صاحبان کی اختیاراتی کمیٹی کی توسط سے انکوائری کرایا جائے۔  
 مولوی امیر زمان جناب اسپیکر ترمیم کے ساتھ ہے۔ ممبر سمیت آفسران جو بھی ہے۔ سب کے سب احتساب ہونا چاہیے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر ایسی کمیٹی اگر ہم اس قرارداد سے تشکیل دیں گے۔ اس کو آئینی تحفظ کون دے گا؟ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی موجود ہے۔ اسے آئینی تحفظ حاصل ہے۔ وہی بہتر کام انجام دے گی۔ محرک نے اپنی قرارداد میں صرف ایم پی اے حضرات کے اسکیموں کے بارے میں لکھا ہے۔ لہذا قرارداد جس طرح ہے اسی حالت میں اس کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر) محرک نے اپنی قرارداد میں ترمیم پیش کی ہے۔ ہم اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ ہم یہ عرض کریں گے۔ کمیٹی یہاں کے معزز ممبران سے ہونی چاہیے اور اس میں اپوزیشن کے ممبران کو اکثریت سے لینا چاہیے۔ کیونکہ وزراء کرام اپنے ٹکھوں کے خود مختص ہیں اگر وہ اپنے ٹکھوں کی کارکردگی پر مطمئن نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ایک ہمارے وزیر ہے میں نام کسی کا نہیں لوں گا اگر وہ پاپولیشن و پلیننگ کا وزیر ہے۔ وہ اس چیز کو خود دیکھ لیں کہ بچوں کو بدھا رہا ہے یا گھٹا رہا ہے۔

مولوی عصمت اللہ (وزیر) جناب اسپیکر میری گزارش یہ ہے کہ قرارداد میں ممبر کی کارکردگی کا لفظ لکھا اب ممبر کے کارکردگی کے بارے میں نے جو تجویز پیش کی اور ہاشمی صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے۔ یہ قرار داد اس حد تک ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پورا ہمارا جو ترقیاتی پروگرام ہے۔ اس کی انکوائری کی جائے یہ تو پھر الگ بات ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے جو بھی آپ مناسب سمجھے ٹھیک ہے۔ اب یہاں پر لکھا ہے۔ کہ ممبر کی کارکردگی کی انکوائری وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپیکشن ٹیم کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب آپ کی قرارداد کا جو متن ہے۔ اس میں ممبر صاحبان کو جو رقم دی گئی ہے۔ اس کے بارے میں اس وقت اس قرارداد کو ہم ممبر صاحب کی رقم اسکیموں کے لیے ملتے ہیں۔ آیا اس کو وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپیکشن ٹیم جو پہلے سے موجود ہے یا کوئی نئی اختیاراتی ٹیم بنائی جائے۔

مولوی نیاز محمد تالی (وزیر) جناب اسپیکر کو اس میں ترمیم کی جائے تاکہ وزراء بھی اس میں آسکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب اس وقت اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی۔ اگر ترمیم کرنا چاہتے ہوں تو

نئی قرارداد پیش کریں۔

مسٹر ارجمند داس بگٹی جناب اسپیکر ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دینی چاہیے۔  
 مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر ہاشمی صاحب نے بڑی مشغول تجویز دی ہے کہ پبلک  
 اکاؤنٹس کمیٹی موجود ہے۔ وزیر اعلیٰ کی اپنی الیکشن ٹیم موجود ہے۔ مولانا صاحب نے بھی اس کی تائید کی ہے۔  
 اب جو یہ قرارداد کی جا رہی ہے اس کو آپ اگر چینج (Change) نہیں کریں گے۔ اس سے نہ تو مقصد حل ہوگا نہ  
 کوئی کام پورا ہوگا۔ میرے خیال میں اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس کو ریویوز (Revise) کیا  
 جائے۔ اس میں اور چیزیں ڈالی جائے جہاں تک کمیٹی کا تعلق ہے۔ وہ تو ہاشمی صاحب واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ  
 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ہے اور سارے ایوان کی رائے یہی ہے کہ مزید کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں۔ احتساب کا  
 عمل کو آپ پھیلا رہے ہیں۔ اس کو مزید وسیع کر رہے ہیں اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس عمل کو آگے بڑھایا  
 جائے اور سارے گورنمنٹ کے ادارے اس کے زیر آجائیں۔ (داخلت)  
 میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب اسپیکر کمیٹیاں پہلے سے موجود ہیں اگر آپ محاسبہ کرنا  
 چاہتے ہیں صحیح معنوں میں تو ان کمیٹیوں کی کارکردگی کیا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کمیٹیوں کو فعال کیا جائے۔ بجائے نئی  
 کمیٹیاں بنانے کے۔ جناب والا یہاں تو داعظ و نصیحت ہو ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ میں اپنی ان الفاظ کو دوبارہ  
 دہراتا ہوں کہ اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی باڈی امپوز (Impose) ہو جائے۔ جیسے  
 کہ ہاشمی صاحب نے کہا کہ اس قرارداد کی کچھ الفاظ کو ادھر ادھر کرنے سے یہ قرارداد Impose نہیں ہو سکتی۔  
 اس کو امپوز کرنے کے لیے وقت دیا جائے یا محرک کو موقع دیا جائے کہ وہ اس میں ممبران کے خواہش کے مطابق  
 اس میں ترمیم لائے اور پھر اس کو ایوان میں پیش کریں۔ فی الحال تو اس کنڈیشن میں اس قرارداد کو منظور نہیں کیا  
 جاسکتا۔ ایوان کی رائے میں اب اس کو کیسے Impose کیا جائے۔ اس کے لیے کیا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ اس پر  
 ہاشمی صاحب کی تجویز مشغول ہے کہ اس قرارداد کو ڈیفر (Defer) کیا جائے یا اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے  
 پھر اس پر کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ موجودہ حالت میں بالکل کنفیوژن (Confusion) میں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس میں وہ تجویز ہیں مولانا صاحب نے اپنی قرارداد میں یہ اظہار کیا ہے کہ ارکان  
 اسمبلی قوم کی خدمت کے لیے منتخب ہوئے ہیں اور ان کے ذمے بلوچستان کے عوام کی خوشحالی اور ترقی ہے اس

اہم ذمے داری کا احتساب بھی عوام کے سامنے ہونا چاہیے اب لہذا ایک اعلیٰ اختیار کی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ مہران کے کارکردگی سے متعلق رپورٹ اسمبلی میں پیش کریں۔ دوسری صورت میں بعض ممبران کی تجویز یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ اسپیکیشن ایم جو اس مقصد سے نکالی گئی ہے وہ ہر ممبر کی کارکردگی کے بارے میں چھان بین کریں اور ان کی کارکردگی کے مکمل رپورٹ حکومت کو پیش کریں اور حکومت اس رپورٹ کو اس ایوان میں پیش کریں تاکہ جانست داری کے نقلے پورے ہوں۔

آپ حضرات اس کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کرتے ہیں یا مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ اس کی اصل حالت میں منظور کرتے ہیں۔

(قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر اعلیٰ قرارداد مولوی عبدالباری کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب مولوی عبدالباری (وزیر خوراک) جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ گزشتہ مہینے تحصیل گلستان میں دو قبائلی گروہوں کے درمیان باہمی فساد کے نتیجے میں کئی بے گناہ افراد شہید و زخمی ہوئے اس سے قبل بھی مذکورہ قبائلی گروہوں کے درمیان جنگ و جدل کی وجہ سے علاقے کے پرامن باشندگان ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ جبکہ سینکڑوں افراد نقل مکان کر کے بے گھر ہو چکے ہیں علاوہ ازیں اس ختم نہ ہونے والے قبائلی جنگ کی وجہ سے گلستان کے پرامن اور غیر جانبدار عوام کی زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وہ قیام امن کی خاطر۔ گلستان کو مستقل بنیادوں پر امن و امان قائم کرنے والے اداروں کے حوالے کرے اور آزادانہ طور پر اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دے۔ علاوہ ازیں اس مذکورہ قبائلی فساد سے دور اور غیر جانبدار قبائل کے تحفظ اور سلامتی کا انتظام کرے اور اس گروہی جنگ کے نتیجے میں ہلاک و زخمی اور بے گھر ہونے والے افراد کو فوری طور پر معاوضہ ادا کرے اور دونوں گروہوں میں مصالحت کرانے کی کوشش کی جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ گزشتہ مہینے تحصیل گلستان میں دو قبائلی گروہوں کے درمیان باہمی فساد کے نتیجے میں کئی بے گناہ افراد شہید و زخمی ہوئے اس سے قبل بھی مذکورہ قبائلی گروہوں کے درمیان جنگ و جدل کی وجہ سے علاقے کے پرامن باشندگان ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ جبکہ سینکڑوں افراد نقل مکان کر کے بے گھر ہو چکے ہیں علاوہ ازیں اس ختم نہ ہونے

والے قبائلی جنگ کی وجہ سے گلستان کے پرامن اور غیر جانبدار عوام کی زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وہ قیام امن کی خاطر گلستان کو مستقل بنیادوں پر امن وامان قائم کرنے والے اداروں کے حوالے کرے اور آزادانہ طور پر اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دے۔ علاوہ ازیں اس مذکورہ قبائلی فساد سے دور اور غیر جانبدار قبائل کے تحفظ اور سلامتی کا انتظام کرے اور اس گروہی جنگ کے نتیجے میں ہلاک زخمی اور بے گھر ہونے والے افراد کو فوری طور پر معاوضہ ادا کرے اور دونوں گروہوں میں مصالحت کرانے کی کوشش کی جائے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ اس پر مزید بولنا چاہیں گے۔

مولوی عبدالہاری (وزیر خوراک) جناب اسپیکر میں اس سلسلے میں کچھ وضاحت کروں گا جو کہ میرا تعلق بھی ضلع پشین سے ہے اور ضلع پشین بلوچستان میں ایک حساس ضلع ہے اس ضلع میں پچھلے دو سال سے ایک قبائلی جھڑا میدانی اور غریبی کے درمیان چلا آ رہا ہے اس بارے میں آپ کو بہتر معلوم ہے کہ ایک گروہ کا دعویٰ ہے کہ دوسرے گروہ ہمارے قومی سربراہ کو قتل کیا ہے۔ اس وجہ سے یہ جھڑا شروع ہوا ہے اور یہ جھڑا یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ ابھی جو درمیانی قبائل ہے یا قومیں یعنی کاکڑ سید ترین یا غیر جانبدار اچکزئی۔ وہ بھی اس سے تنگ آچکے ہیں اور ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اور گورنمنٹ نے اس جھڑے کے خاتمے کے لیے مختلف جرمے تشکیل دیے ہیں اور عوامی جرمے بھی جاچکے ہیں لیکن ابھی تک کوئی ایسا مستقل حل نظر نہیں آتا۔ اس وجہ سے میں نے یہ قرارداد پیش کیا اور اس قرارداد کی آخر میں دونوں گروہوں میں مصالحت کی کوششیں کی جائیں میں نے ایک عنوان یہاں رکھا ہے۔ مصالحت کا۔ میری تجویز یہ ہوگی کہ یہاں اسمبلی فلور سے ایک مصالحت کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو بااختیار کمیٹی ہو اور غیر جانبدار کمیٹی ہو یہ کمیٹی جا کر وہاں دونوں گروہوں کو مصالحت کرنے پر مجبور کریں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان قوم کے درمیان رشتہ اخوت اسلام ہے اور کبھی کبھی یہ رشتہ اخوت ٹوٹ جاتی ہے۔ کبھی جزیات کی وجہ سے کبھی معمولی معمولی مسکوں کی وجہ سے اسی رشتہ اخوت کو دوبارہ بحال رکھنے کے لیے اسلام نے ہمیں درس دیا ہے مصالحت کرانے کا (عملی) کہ وہ دونوں گروہوں کے درمیان مصالحت کرائیں اور جو حالت بنے گا وہ وہی بنے گا جو خدا سے ڈرے گا۔ اگر کوئی فریق مصالحت سے انکار کرے گا تو اس فریق کو مجبور کر کے مصالحت پر راضی کریں۔ لہذا اسلامی روایات کے مطابق اور قبائلی روایت کے مطابق یہاں اسمبلی فلور سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جس پر گورنمنٹ آف بلوچستان کا اعتماد ہو اور وہ جا کر دونوں گروہوں کو مصالحت

کرنے پر مجبور کریں۔ اگر کسی گروہ نے انکار کیا تو ان کا جو لیڈر ہے اور بڑے بڑے لوگ ہیں ان کو پکڑ کر جیل میں ڈالیں۔ جناب اسپیکر ہمارے ضلع پشین کا سب سے بوا زر خیز اور آباد علاقہ گلستان ہے۔ ابھی اس جھڑے کی وجہ سے گلستان چاہستان بنا ہوا ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ان دونوں قبائل میں جھگڑا چلتا رہے کیونکہ دونوں فریق مسلمان ہیں اور دونوں آپس میں ایک قوم کی دو شاخیں ہیں۔ چاہے حمید زئی ہو یا فیب زئی ہو میرے خیال میں پورے بلوچستان میں کوئی ایسا جھگڑا نہیں دکھاسکتے جو اتنا سخت ہو۔ جس میں آتش اسلحہ استعمال ہو رہے ہوں ان دونوں گروہوں کو چھوڑ کر باقی جو لوگ وہاں رہے ہیں وہ سخت تکالیف میں ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی مسلمان قوم پر کوئی فتنہ یا مصیبت آتی ہے تو اس میں کار فرما اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں ”عربی“ یعنی بیوسف کے لیے حامل انسان کا عمل بنتا ہے لہذا میری ذاتی رائے یہ ہے کہ مصالحتی کمیٹی تشکیل دی جائے غیر جانبدار کمیٹی وہ جا کر کے دونوں گروہوں کو مصلحت کرنے پر مجبور کرے اور یہ مصالحتی کمیٹی گلستان کے لیے مستقل انتظام کرے ابھی وہاں جھگڑا شروع ہے فوری طور پر وہاں بلیشیا لگا دی جائے اور بلیشیا کو لکھ کر ہاتھ باندھا جائے ابھی بلیشیا والے یا ہمارے انتظامیہ وہاں کوئی مجرم پکڑتے ہیں جب یہاں لاتے ہیں تو کسی دعوے کا گواہ نہیں ہوتا ہے یا کبھی کبھی ہماری گورنمنٹ والے اتنے رحم دل ہوتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دیتے ہیں لہذا فوری طور اور وقتی طور پر علاقہ بلیشیا کے حوالے کیا جائے یہ مستقل بندوبست ہے۔ مصالحتی کمیٹی اور جو درمیانی قبائل ہیں آپ کو بہتر معلوم ہے کہ کچھ دن پہلے ایک گھر میں چھ جانیں ضائع ہو گئیں جس کا سربراہ سید امین اللہ ہے اور تین آدمی وہاں زخمی ہو گئے اور میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ سنا تا ہوں کہ کاکوزئی خاندان کی ایک چھوٹی سی لڑکی وہاں امین اللہ کے گھر میں لسی لینے کی خاطر آئی تھی تو جب انہوں نے اس گھر سے لسی دے دیا تو وہاں سے ہم آیا اور لڑکی کو اڑا دیا اور وہ بھی وفات پائی تو ایسے دل سوز واقعات میں بلوچستان کی گورنمنٹ بلوچستان کے ممبرز اور بلوچستان کے عوام کی ذمے داری بنتی ہے کہ وہ کوشش کریں کہ یہ جو فتنہ و فساد کا جو جوڑ ہے اس کو ختم کرے اور درمیانی قبائل کو تحفظ فراہم کرے تحفظ فراہم کرنے کے بارے میں میری تجویز یہ ہوگی کہ درمیانی قبائل کو بلیشیا کے ذریعے سے تحفظ دیا جائے اور دوسری تجویز یہ ہے کہ یہ درمیانی قبائل کے اندر ان کے گروہوں اور ان کے کلیوں کے اندر یہ دونوں گروہ جو آپس میں لڑتے ہیں چھوڑ دیں اور حمید زئی دونوں گروہوں کو بے دخل کیا جائے اور تیسری تجویز یہ ہے کہ وہاں ایک وحشت پھیل گئی ہے میں خود گلستان گیا تھا وہاں حالات اتنے خراب ہیں کہ ہم نہیں سمجھتے کہ یہاں کوئی آبادی ہے اور کوئی انسان اس میں رہتا ہے علاقے میں ایک وحشت پھیل گئی ہے لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں کے

جھڑے میں جو درمیانی قبائل مارے گئے ہیں ایک گھر میں چھ آدمی وفات پا چکے ہیں اس کو فوری طور پر معاوضہ دیا جائے معاوضہ ان کا حق بنتا ہے مصلحت کرنے کے بعد جو درمیان میں کچھ مسائل ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ قاتل ہے اور یہ کہتے ہیں کہ وہ قاتل ہے تو ایسے کیسوں کے بارے میں آپ عدالت سے رجوع کریں یہ بھی تجویز ہے اور تجویز انشاء اللہ یک نیتی کی بنیاد پر ہوگی اور گورنمنٹ اس بارے میں حساس رہے اس مسئلے کو ایک حساس مسئلے کے طریقے اٹھائیں اور یہی سے ایک مصالحتی کمیٹی جس طرح ممبر حضرات کو منظور ہو وہ ہائر مصالحتی کمیٹی جا کر ان گروہوں کو مصلحت کرنے پر مجبور کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب یہ قرارداد پہلے بھی اس اسمبلی میں آچکی ہے جناب والا یہ قرارداد مولانا صاحب نے اسمبلی میں پیش کی ہم تو اس کے حق میں ہیں بلکہ اس واقعات کا میں چشم دید گواہ ہوں چونکہ ایک ہفتہ پہلے میں خود وہاں گیا تھا ہسپتال کا معائنہ کیا ہسپتال کے بعد جب میں نکلا تو ساتھ ساتھ گاؤں بھی تھا جو کنڈرات بن چکا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ گاؤں کنڈرات کیوں ہے تو یہ بتایا گیا کہ جناب دس دن پہلے یہاں بمباری ہو چکی ہے کافی جائیں ضائع ہوئی ہیں اور یہ وہ لوگ تھے جن کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں تھا جبکہ ایسے لوگ درمیان میں مارے جاتے ہیں ہماری گورنمنٹ کا اور ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ان کو ہم تحفظ دلائیں جہاں مولانا صاحب نے کہا کہ جو لوگ درمیان میں مارے گئے گورنمنٹ کو چاہیے کہ ان کی امداد کرے اور ان کے جو گھر مسمار ہو گئے ہیں بمباری میں ان کے لیے جہاں بھی اس علاقے سے ہٹ کر ان کی آباد کاری کریں اور ان کو امداد فراہم کریں اور اس کے لیے جیسا کہ انہوں نے کہا مصالحتی کمیٹی اور میں چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں پورے بلوچستان سے غیر جانبدار لوگ ہوں جو کہ اس مسئلے میں بالکل Involve نہ ہوں نہ اس مسئلے میں ان کا تعلق ہو وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں ممبران اسمبلی قومی اور صوبائی 'سینیٹر'، 'اعلیٰ'، 'عمائدین' اور سردار نواب چاہے جتنی تعداد میں ہوں اس مسئلے کو فوری طور پر حل کریں ورنہ یہ مسئلہ آپ کے پورے بلوچستان کو لپیٹ میں لے لے گا اب یہ مسئلہ بہت آگے نکل چکا ہے اور اگر آپ نے اس کو کنٹرول نہیں کیا تو جناب اسپیکر صاحب ہم سے لکھ کر لے لو کہ ابھی تک میرے خیال میں یہ محدود ہے اس کے بعد یہ پورے بلوچستان میں پھیل جائے گا اس میں بہت سی قوم ٹوٹ ہو رہے ہیں خدا کے لیے بلوچستان میں کیس بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں تو گورنمنٹ کو چاہیے اور یہاں کے ذمے دار افراد کو چاہیے کہ ان مسئلوں کو فوری طور پر حل کرے پاکستان بننے سے پہلے انگریزوں کے دور میں بھی ایسے واقعات ہوتے تھے مگر انگریزوں نے ان کے لیے ایک جرگہ تشکیل دیا

تھا۔ اسی جگہ کے ذریعے ایسے مسئلے حل ہوتے تھے ہم نے اس کو طول دیا ہے ہم اس کو مذاق کی صورت میں دیکھ رہے ہیں کہ وہ بھی اتنے آدمی مر گئے کون مر گئے ہمارے بھائی گئے اسی صوبے کے لوگ مر گئے۔ ہمارے بھائی چاہے پشتون ہو، بلوچ ہو، سندھی ہو، سہیلو ہو، پنجابی ہو، جو بھی ہو ہم پاکستان کے ہیں پھر بلوچستان کے لوکل ہیں ایک دوسرے سے ہمارے رشتہ دار ہیں بھی ہیں۔ ایک دوسرے سے تعلقات ہیں۔ صدیوں سے ہم اکٹھے رہتے ہوئے چلے آ رہے ہیں ان کا نقصان ہمارا نقصان ہے اس مسئلے کو ہم مذاق نہ سمجھے بلکہ اس مسئلے کو فوری طور پر وزیر اعلیٰ کی سربراہی سے ایک کمیٹی تشکیل دیں اس میں پورے صوبے کے لوگوں کو حصہ لینا چاہیے اگر ان لوگوں نے اس کمیٹی کو روک دیا جو اس میں ٹوٹ ہیں پھر اس کا واحد حل یہ ہے کہ دونوں فریقوں کے سربراہوں کو جیل میں ڈالو پھر جا کر آپ کا یہ مسئلہ حل ہو گا اور وہ اس وقت میرے خیال میں بالکل تیار ہیں اور وہ ننگ آچکے ہیں اس قتل و غارت سے اور ہم مسلمان ہیں اگر مسلمان کو قتل کرے میرے خیال میں اسلامی روایات کے خلاف ہے اور ہمیں اجازت نہیں دیتے ہیں تو جناب والا یہ میری تجویز ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں بلوچستان کی ہر قوم سے ہر قوم کے سربراہ کو اس مسئلے میں ٹوٹ کریں اور فوراً اس مسئلے کو آگے بڑھائیں اور ایک مصالحتی کمیٹی تشکیل دیں اور دوسرے پریذیکشن کے لیے پلیٹیا کو الاٹ کر دو اور پلیٹیا کے ساتھ انتظامیہ ہونا چاہیے اور وہ رول پلے (Role Play) نہیں کر سکتا اس وقت کر سکتا ہے کہ آپ کا تحصیل دار یا اسٹنٹ کسٹرنس کے ساتھ ہو جو کہ غیر لوگ مر رہے ہیں جناب میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولوی عصمت اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب اسپیکر معزز رکن نے جو قرارداد پیش کی ہے یہ یقیناً ہمارے لیے ایک اہم مسئلہ ہے گلستان کے حالات کی پیچیدگی کا ثبوت یہ ہے کہ ہم وہاں پر انتخابات نہیں کرائے اب اس کے علاوہ اس مسئلے کے میرے خیال میں دو پہلو ہیں ایک یہ کہ دو گروہوں کے درمیان جو تصادم کی کیفیت ہے وہ اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ معمولی سی بات جو ہو جاتی ہے تو معمولی سی بات کو نتیجے میں درجنوں ہندے مارے جاتے ہیں ان کے درمیان جو اس وقت کیفیت ہے اس کے لیے ہم نے اقدامات کرنے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر جو غیر متعلقہ لوگ رہتے ہیں ان بھادوں کی زندگی بھی ابھی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ وہاں ایک شہری آدمی زندگی گزارنے سے بے زار ہو چکا ہے اور اگر اور بیشتر لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں یا مجبور کر دیئے گئے ہیں اس میں وہ بد قسمتی بھی ہے ایک گروہ دوسرے گروہ کے غیر متعلقہ لوگوں کے ہارے میں یہ

رائے قائم کرتا ہے کہ اس شخص کا تعلق فلاں گروپ کے ساتھ ہے یا ان سے کوئی رابطہ ہے شبہ کے بناو پر اس پکارے کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور اس خوف سے کہ یہ نہ ہو فلاں قبیلے کے رہتے تو ہمیں ہمارے ساتھ لیکن ان سے تعلقات ہو ان تعلقات کی بنیاد پر ان کے ساتھ کارروائی کی جاتی ہے بہت سے لوگ ہمارے پاس آئے ہیں غیر متعلقہ لوگ انہوں نے یہ گزارش کی ہے کہ ہم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا ہے ہم وہاں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یہ بھی بعض لوگوں نے ہمیں کہا ہے اب وہ جو ملہ ہمارا ہے وہ ملہ ہمیں نہیں دیا جاتا ہے بہت سے فریب لوگ ہیں جو دوسری جگہ اپنا گھر بنانے کے قابل نہیں اور وہاں پر جو اس کا ملہ ہے وہ بھی نہیں دیا جاتا ہے آپ ہمارے سامنے دو مسئلے ہیں ایک ان کے درمیان جو مصالحت ہے جیسے مولانا صاحب نے فرمایا مولانا صاحب نے کہا کہ مصالحت کی کوشش کی جائے لیکن یقیناً "کی جائے جیسے بھی صورت بنتی ہے اور ہمارے دیگر رکن نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے سربراہی میں جو بھی صورت ہو ہم اس سے اتفاق کرتے مولانا نے قرارداد میں یہ بھی اظہار کیا ہے کہ علاقے میں امن و امان قائم کرنے کے لیے ان اداروں کے حوالے کر دیا جائے یہ بھی ایک صورت ہو سکتی ہے لیکن اصل یہ بھی ہمارے لیے ایک مسئلہ ہے کہ غیر متعلقہ لوگ جو کہ وہاں سے نقل مکانی کر رہے ہیں اور ان کو ملہ بھی نہیں دیا جاسکتا اور وہ پھارے دوسری جگہ اپنے استطاعت سے دوسری جگہ بھی رہائش گاہ نہیں بنا سکتے اس کے لیے بھی ہمیں کچھ کرنا ہو گا میری یہ تجویز ہے کہ اس علاقے میں ایک تو فریقین ہے ان کو چھوڑ کر غیر متعلقہ لوگ جو وہاں رہتے ہیں ان کی جو شکایات ہیں ان کی تحقیقات کرانے کے لیے یقیناً " ایک کمیٹی بنائی جائے غیر متعلقہ لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کا تدارک کیا جائے اگر نقل مکانی پر واقعتاً " مجبور ہوئے ہیں یقیناً " ایک سید گھرانے کا جو مولانا صاحب نے مثال دی وہ تو فریقین میں سے نہیں تھا۔ اب ان لوگوں کے لیے اگر نقل مکانی کی ضرورت ہے تو ان کے لیے کو نھنل کرنے کی اجازت اور ان کو تحفظ فراہم کیا جائے اب غیر متعلقہ لوگوں کے لیے یقیناً " مسائل پیدا ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ زیادتیاں بھی ہوتی ہیں شبہ کی بنیاد پر اب ظاہر ہے جبکہ فریقین کے درمیان اس کیفیت کی حد تک بات پہنچتی ہے کہ ایک دوسرے کے تعلق رکھنے والے کو برداشت نہیں کر رہے ہیں۔ اگر تعلق رکھنے والے کسی فریق میں ہو اور اس کا تعلق ہو دوسرے فریق سے اور اس تعلق کو ظاہر ہے اس بحال رکھنے میں اسی تعلق کی بنیاد پر اس کو سزا دی جاتی ہے تو یہ ایک مسئلہ ہے کہ غیر متعلقہ لوگوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اگر کوئی نقل مکانی کرنا چاہتا ہے اس کو اپنا ملہ نھنل کرنے کے لیے تحفظ فراہم کیا جائے اگر کسی کو خاص طور پر نھنل کرانے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کے بارے میں بھی گورنمنٹ

سوچے اور اس کو تحفظ فراہم کیا جائے جہاں تک مصالحت کی بات ہے اس کے لیے بھی اگر گورنمنٹ اقدامات کرنا چاہیے میں سمجھتا ہوں یہ مصالحت ابھی اس حد تک پہنچی ہے کہ مصالحت قبائلی طور و طریقے سے یہ مصالحت نہیں ہو سکتی جو قبائلی انداز سے جو مصالحتیں ہوتی ہیں اس پوزیشن میں ایک بھی فریق اس وقت نہیں رہا اب گورنمنٹ قوت کے طریقے سے ان کے درمیان یقیناً "امن قائم کر سکتی ہے میری تجویز یہ ہے کہ ہلا تیز دونوں فریقوں سے بھاری اسلحہ چھین لیا جائے اور ان کے جو سرکردہ ہیں دونوں فریقوں کے جتنے بڑے ہوں پاکستان میں ہوں یہ دونی ملک میں ہوں ان کو گرفتار کر لیے جائیں اور قوت کے ذریعے ان کے درمیان مصالحت قائم کی جاسکتی ہے ورنہ ایہلوں سے قبائلی انداز سے اور لوگوں کے بھیجنے سے ان کے درمیان مصالحت قائم نہیں ہو سکتی البتہ قوت استعمال کرنا ایک طریقہ ہو سکتا ہے اگر وہ سمجھیں کہ ہم نے مصالحت کرنا ہے یا امن قائم کرنا ہے یا دونوں فریقین کے سینکڑوں لوگ ان کے سرکردہ وہ لوگ جن کی وجہ سے یہ امن خطرے میں ہے ان سب کو گرفتار کر لیا جائے اور بھاری اسلحہ ان سے چھین لیا جائے تاکہ ان کے درمیان امن قائم ہو سکے میری یہ تجویز ہے اور باقی ساتھی اگر اچھی تجویزیں دینا چاہیں بیشک دے دیں۔ شکر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر شکر ہے مولانا صاحب اور کوئی ساتھی جعفر خان صاحب۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ جناب اسپیکر مولانا عبدالباری صاحب کی یہ قرارداد کہ بعضی گلستان کے معاملے کے متعلق یہ واقع ایک اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اور اس وقت بلکہ بلوچستان میں اس سے اہم نوعیت کا کوئی بھی مسئلہ نہیں ہوگا۔ جس میں پچھلے ایک سال یا ڈیڑھ سال میں میرے خیال میں کوئی تیس آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور آگے بھی اس کے اثرات پتا نہیں کتنے لوگوں تک پھیلیں خدا بچائے اور لوگوں کو جس کو اس میں قتل ہونے کا خدشہ ہے حالات وہاں گلستان کے یہ ہیں کہ میدان جنگ بنا ہوا ہے دونوں فریق ایک دوسرے کے لیے ریڑھی ہوتے ہیں ہر وقت کسی بھی ناٹم اگر ایک فائر ہو جائے تو ایک دم توپیں میزائل اور رائٹ چلنے لگتے ہیں جس سے اگر ایک بھی میزائل کسی گھر میں گر جائے تو اس سے سارا گھر تباہ ہو جاتا ہے جیسے پچھلے دو چار مہینے پہلے سید گھرانہ وہاں خدا ان کو جنت نصیب کرے چھ آدمی ان کے فوت ہوئے اور زخمی ہوئے اس وجہ سے آگے بھی اس کی کوئی شرتی (Surety) نہیں لے سکتی کہ اس کا انتقام کیا ہوگا۔ چلو یہ لوگ تو مر گئے اس کے بعد دوسرے لوگ جو وہاں رہ رہے ہیں سیکورٹی ہے یا نہیں ہے غیر جانبدار لوگ وہاں رہ رہے ہیں جن لوگوں کو تکالیف ہو رہی ہیں گلستان ایک آباد علاقہ ہے وہاں ایک ایک باغ اسی اسی نوے نوے (۸۰-۹۰)۔

۹۰) لاکھ کا ہوتا ہے ابھی اتنی جائیداد اتنی باغ اتنی ملکیت کون چھوڑ کر جاسکتے ہیں اگر چھوڑ کر جائے تو کدھر اور ان کو جگہ نہیں ملتی ہیں پناہ کے لیے اپنا علاقہ کون چھوڑ کر جاسکتے ہیں ہماری روایات میں یہ نہیں اس وجہ سے اس مسئلے کو توجہ دینی چاہیے ہم حکومت کو اور ہمارے بلوچستان کے جو دوسرے معززین ہیں یا قبائلی سردار ہیں اسے اپنی قبائلی لیول پر بھی دیکھیں ٹیکل (Tackle) کرنے کی کوشش کی جائے مصالحت کرنے کی کوشش کی جائے لیکن یہ مسئلہ بسکلی (Basically) شروع ہوا ہے محمد خان شہبازی صاحب اور ان کے دو بیٹے جو ایک سال یا دس مہینے پہلے جب ایکشن ہو رہا تھا غالباً ان کو قتل کیے گئے ابھی میرے خیال میں ان کی انکوائری سامنے نہیں آئی ہے۔ تاکہ اس کے لیکس اینڈ فیکٹس (Facts and Figring) سامنے آئیں تو ہاتھ ڈالا جاسکتا ہے کیونکہ اب ہم اگر بات کرتے ہیں تو فریقین کہتے ہیں کہ ہمارا تعلق نہیں ہے میں کہتا ہوں گورنمنٹ کی طرف سے کوشش ہوئی چاہیے لیکس اینڈ فیکٹس (Facts and Figring) سامنے آئیں تو کسی کو ملامت کیا جاسکتا ہے ہمارا یہ فرض ہے دو سال ہوئے ان کو قتل کیا گیا لیکن یہ پتا نہیں کہ قاتل کون ہے قتل کیوں ہوا۔ حقیقت سامنے نہیں ہے لوگوں کو لڑانے کے لیے قتل کرنے کے لیے کہ قتل کس وجہ سے ہو رہے ہیں آفٹر آل (After All) گورنمنٹ کے ادارے ہیں یہ حقائق سامنے آجائیں تو پھر ہاتھ ڈالا جاسکتا ہے لوگ ناحق مر رہے ہیں اس کے لیے کوئی حل ہونا چاہیے حکومتی لیول پر قبائلی حل قبائلی لیول پر کریں۔ جب تک کوئی مستقل حل نہیں ہوتا تو وہاں فورس ڈیپلے (Force Deploy) کرنا چاہیے۔ گلستان میں غیر جانبدار انتظامیہ ہونی چاہیے جو امن و امان قائم رکھے کس کو گرفتار کیا جائے میں کہتا ہوں قتل ہونے سے گرفتار ہونا بہتر ہے کس کو مرنے سے بہتر ہے گرفتار ہونا چاہیے۔ بلکہ ہمارے دادا اور پردادا بھی گرفتار ہوتے رہے ہیں جب سے حکومتیں آتی ہیں انہوں نے گرفتار بھی کیا ہے اس میں حکومت نے عمل و عمل بھی دیا ہے لہذا ان چیزوں کو حکومتی لیول پر ہمیشہ حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے میں مولانا صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ وہاں امن و امان کی خاطر فورس ڈیپلے (Force Deploy) کی جائے۔ لوگوں کو جان و مال کا تحفظ دیا جائے۔ ہم گلستان کو ریگستان نہیں بنا سکتے ہیں بلوچستان میں تو صرف گلستان اور کوئٹہ ویلی (Valley) اور مستونگ کے کچھ علاقے ہیں جو آباد علاقے ہیں جو آباد ہیں جہاں باغات ہیں فصل کاشت ہوتی ہے اگر یہ لوگ یہاں سے نقل مکانی کریں تو یہ علاقے ریگستان بن جائیں۔ غلظت جگہوں پر قبائلی جھگڑے بہت ہو رہے ہیں پھر ہم کو کرنا پڑے گا کہ ہر علاقے بے غور ہوں گے لوگ لڑتے رہیں گے۔ جب سرداروں اور لوہوں کی سیاست تھی جب وہ فصال تھے تو ان کی یہ ذمہ داری تھی وہ ان چیزوں کو قائم رکھنے میں

امن و امان قائم رکھنے میں مدد کرتے تھے لیکن جب اس معاملہ ان کے بس سے نکل جاتا تو وہ گورنمنٹ کوئی راستہ ڈھونڈتی تھی کہ اس معاملہ کو کس طرح کنٹرول کریں آج بھی یہ لوگ ہمارا خون ہیں ہمارے رشتہ دار ہیں اگر وہ مرتے ہیں تو ہمارے ہی بھائی مرتے ہیں میرے خیال میں اس دنیا میں ایک ایک انسان کا خون سب سے اہم ہے بسٹ سے انسان ہمید ہو چکے ہیں بلوچستان کے لوگوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے غم اور خوشی کو محسوس کریں اگر کل ایسی بات ہوگی تو ہم ایک قبائلی معاشرہ کے لوگ ہیں کسی کے غم پر خوش نہیں ہونا چاہیے ہم لوگوں کو چاہیے کہ ہم اس آگ کو کس طرح بجھائیں (After All) یہ ہماری گورنمنٹ ہے۔ جس کے ہم حصہ دار ہیں اور یہ ہمارا فرض بنتا ہے ہم اس معاملہ کو کنٹرول کریں جب تک اس مسئلہ کا کوئی مستقل حل نہیں نکلتا ہے تو قبائلی لیول اور حکومتی لیول پر ہمیں نہیں سونا چاہیے غفلت نہیں کرنی چاہیے اگر ہم ایک دو آدمیوں سے بات کرتے ہیں تو ہمیں اس کا حل نظر نہیں آتا ہے قبائلی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں بلوچوں میں آپ دیکھیں لاشاریوں اور رعدوں میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں پٹھانوں میں آپ دیکھیں نامروں اور سلیمان خیلوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں لیکن ان کے فیصلے ہوئے جرگوں کے ذریعے فیصلے ہوئے قبائلی لیول پر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو ہر سطح پر محسوس کریں محسوس کیا جانا چاہیے کیونکہ یہ جھگڑے پہلے بھی ہوتے رہے اور حل بھی ہوتے رہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے آپ کبھی بھی کسی قوم کو ختم نہیں کر سکتے کوئی بھی قوم کبھی ختم نہیں ہوئی بلکہ آخر کار جھگڑوں کا فیصلہ تو ہوا ہے۔ ایک سو ایک ہزار دس ہزار آدمی بھی مورا کر فیصلہ کرتے ہیں جب ہم لوگ اس مسئلہ کو سیریس (Serious) ٹکا ہوں سے دیکھیں جب اس مسئلہ کو ہم اپنی ذمہ داری میں شامل کریں چاہے ہمیں کوئی ملامت بھی کرے چاہے ہمیں اپنے ساتھی کی غلط باتیں بھی سننا پڑیں۔ کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری ہے لہذا میری سفارش ہوگی اس ایوان کے توسط سے کہ میں کون گا کہ اس ایوان میں بھی آپ کے بڑے بڑے لوگ موجود ہیں قبائلی سربراہ موجود ہیں قبائلی طور پر مذہبی طور پر بڑے لوگ بھی موجود ہیں ریسپیکٹ اہل (Respectable) لوگوں کو ان میں شامل کیا جائے اور بلوچستان کا گرانڈ جرگہ بنایا جائے جو اثر انداز ہو کر اس اہم مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں گزشتہ دن حمید اچکزئی صاحب نے یہاں ایک تحریک التوا پیش کی کہ ہمارے گھروں میں شیل (Sell) گر رہے ہیں پٹیشیا والے گھسے ہوئے ہیں ایسی باتوں سے کس کا دل نہ دکھے گا میری یہ سفارش ہوگی کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں یا اس ایوان کی سربراہی میں جرگہ بنایا جائے لیکن اس ایوان کے باہر بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ہم سے بھی زیادہ انفلوئنشل (Influential) ہیں جن کی سربراہی میں اس مسئلہ کو

حل کرنے کی کوشش کرے دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے سال جو قتل ہوئے ان کے فیکٹس اینڈ فیگورز (Facts and Figures) سامنے آجائیں لیکن اب تو ایسا لگتا ہے کہ اصل میں ابھی کلیئر پوزیشن سامنے نہیں آ رہی ہے یہ لوگ لڑائی کیوں کر رہے ہیں کیونکہ ایک فریق کتا ہے ہمیں کیوں قتل کیا جا رہا ہے آخر ہمارا گناہ تو ثابت کیا جائے اور ہمیں سزا دیں۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ کسی کو تو گناہ گار ثابت کرے جو اصل کلپورٹس (Culprits) ہیں ان کو سامنے لایا جائے اس سے تو ایسا لگتا ہے کہ کلپورٹس (Culprits) تو ہم نے چھوڑ دیے اور ان دونوں کو آزادی دے دی کہ یہ آپس میں لڑیں۔ مریں آخر حکومت کے وسائل ہیں بجائے اس کے زیادہ نقصان ہو تو اگر ایک دو آدمیوں کو نقصان پہنچ رہا ہو تو اس سے خدشہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ بڑھ رہا ہے اگر آگے جا کر پتا نہیں یہ معاملہ کس کس جگہ تک پھیل جائے۔ جناب اسپیکر۔ آپ سے اس ایوان کے توسط سے میری یہ سفارش ہوگی کہ حکومتی لیول پر کوئی ایسا جرم نہ کر اس مسئلہ کو ہینڈل کر کے یہاں امن و امان قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مولانا عبدالغفور حمیدری (وزیر) بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ جناب اسپیکر گلستان کا واقعہ جنہیں تقریباً دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو رہا ہے اور گلستان کے واقعات سے پورا بلوچستان متاثر دکھائی دے رہا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اثرات بلوچستان کی سیاست پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ وہاں کی تفصیل تو مولانا عبدالباری صاحب نے ہمیں بتائی ہے اور عبدالحمید خان اچکزئی صاحب جو ہمارے معزز و محترم رکن اسمبلی ہیں وہ اس کی تفصیل بتا سکیں گے چونکہ ان کا تعلق وہاں سے ہے اور ان کے قبیلے سے بھی یہ مسئلہ ہے۔ ایسی باتیں جب ہوتی ہیں تو حکومت کو اس میں دو باتیں کرنی پڑتی ہیں ایک بات تو یہ کہ اگر کہیں ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے تو حکومت اصل مجرموں کو گرفتار کر کے ان کو ان کے کیے کی سزا دیتی ہے۔ اس سے ایک اثر تو یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا کوئی بندہ قتل ہوا ہے یا جن کا کوئی نقصان ہوا ہے ان کی کسی حد تک دلی تسکین ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعے میں جو پہلا قتل ہوا تھا اس میں انتظامیہ نے اس طور پر نا اہلی کا ثبوت دیا کہ اس قتل میں ملوث افراد کے خلاف صحیح معنی میں کارروائی نہیں ہوئی اور وہ اصل مجرم نہیں پکڑے گئے۔ جس کی وجہ سے جن کا آدمی قتل ہوا تھا وہ لوگ مشتعل ہوئے اور بدستور مشتعل رہے اور پھر انہوں نے اقدامات کیے اور پھر جوابی اقدامات ہوئے اور یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ جو اب ہماری حکومت کے لیے اور یہاں کے عوام کے لیے پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے اور وہاں کے لوگوں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ وہاں پر کاروبار زمینداری اور بودو باش سب کچھ معطل ہو چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلا مسئلہ تو یہی ہے کہ اس میں انتظامی کوتاہی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے

یہ مسئلہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ اب وہ تو جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو چکا اس کے بعد دوسری بات یہ تھی کہ حکومتی سطح پر ایک تو انتظامی گرفت ہوتی کہ اصل مجرموں کو کھوج لگا کر گرفتار کیا جاتا اور دوسری جانب ایسی مصالحتی کمیٹی، مصالحتی جرگہ تشکیل دیا جاتا۔ انہیں حکومت کی طرف سے مکمل طور پر حمایت حاصل ہوتی تاکہ وہ بار بار دونوں فریقین سے رابطہ کر کے ان میں مصالحت کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی ہماری جانب سے کچھ کوتاہیاں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو اس سلسلہ میں میری گزارش یہ ہے کہ اور جیسا کہ مجھ سے پیشتر معزز ارکان اسمبلی نے فرمایا کہ اس واقعہ سے بلوچستان کے حالات بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اس طرح کے اور بڑے واقعات ہمارے ہی دور میں بلوچستان میں رونما ہوئے ہیں۔ آپ سردار عارف جان کا واقعہ لے لیں۔ سردار رند کا واقعہ لے لیں یا پھر حمزہ اور سلال بگٹی کا واقعہ لے لیں اور یا پھر میرا رخاں کا واقعہ لے لیں۔ یہ واقعات بھی اپنی نوعیت کے بڑے واقعات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعات سب اس طرح ہیں کہ ان واقعات کی روشنی میں قبائلی تازمہ بڑھتا ہی رہے گا اور شاید گھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گلستان ہو بلوچستان میں جو دوسرے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اس کے لیے ایک موثر کمیٹی تشکیل دی جائے اور وہ کمیٹی اپنی صوابدید پر قبائلی جرگہ تشکیل دے یا پھر کوئی حکومتی اہلکاروں میں سے کچھ لوگ نامزد کریں میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے۔ جس سے گلستان میں امن و امان قائم ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں فریق مسلمان بھی ہیں اور بھائی ہیں اور ایک ہی قوم اور قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ آپس میں شہر و شکر ہو جائیں۔ ہمارے صوبے میں باقی قبائلی رنجشیں ہیں ان میں بھی حکومتی سطح پر کوشش ہو تاکہ ان میں بھی مصالحتیں ہو سکیں اور ان پر قابو پایا جاسکے بعض جگہ پر تو ہمارے انتظامی طور پر اتنے نقص ہیں۔ خصوصاً "میں قلات کے ہارے میں بتلاتا ہوں کہ وہاں پر ایک فریق نے مسلسل دوسرے فریق کے ایک آدمی کو قتل کیا پھر دوسرا اور پھر ان کے گھر پر حملہ کیا جن میں دو عورتیں اور تین مردانہوں نے قتل کیے وہاں پر پولیس بھی موجود انتظامیہ بھی موجود لیکن ان کے باوجود بلکہ اصل مجرم پکڑے نہیں گئے تو ظاہر ہے جب ایک جانب سے اتنے لوگ مرتے جائیں گے تو پھر دوسرا فریق بھی اپنے لیے کوئی نہ کوئی سبیل ڈھونڈ لیتا ہے اور پھر جوانی کا رروائی شروع کر دیتا ہے اور اس طرح یہ سلسلہ بڑھتا ہی رہتا ہے تو اس لیے جناب اسپیکر گزارش ہے کہ ایک موثر کمیٹی دی جائے اور یہ کمیٹی خصوصاً "گلستان کے واقعات کو نہ صرف حل کرے بلکہ ان میں مصالحت کرانے میں بھی کوئی موثر کردار ادا کرے۔ شکریہ۔"

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی اور ممبر۔ مولانا امیر زمان صاحب۔  
 مولانا امیر زمان خان جناب اسپیکر جہاں تک مولانا عبدالہاری صاحب کی قرمز ڈاڈا کا تعلق ہے ہم  
 اس کی حمایت کرتے ہیں۔ جہاں تک گلستان میں ان دو گروہوں کی آپس میں لڑائی کا مسئلہ ہے یہ ایک اہم مسئلہ  
 ہے۔ شاید کسی ساتھی نے دو روز پہلے بی بی سی ریڈیو سے یہ سنا ہو کہ یہ لڑائی جب سے شروع ہوئی ہے۔ آج تک  
 اس لڑائی میں چالیس آدمی مر چکے ہیں۔ میرے خیال میں چالیس آدمیوں کا اس لڑائی میں مرنا کوئی اہم بات نہیں  
 ہے۔ ایک اہم مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ دو گروہوں کے درمیان ہے۔ اس کے متعلق جیسا کہ مولانا صاحب نے تھوڑے  
 دی ہیں یقیناً میں ان تھوڑے سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اس میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ حمید زئی اور فیہی زئی کے  
 علاوہ وہاں پر جو اور لوگ آباد ہیں اور جن کا تعلق دونوں فریقین سے نہیں ہے وہ لوگ اس کی زد میں آگئے ہیں۔ وہ  
 لوگ اس کی وجہ سے انتہائی پریشان ہیں۔ ان کے لیے بھی کوئی تجویز ہونی چاہیے۔ میں ان کے لیے ایک مثال بھی  
 دے سکتا ہوں کہ وہاں پر جو ان فریقین کے درمیان جو ایک راستہ تھا وہ بند ہو گیا۔ ایک دوسرے سے تعلقات کٹ  
 گئے وہاں پر جو دوسرے قبیلوں کے ساتھی یا دوسری جماعتوں کے ساتھ جن حضرات کا تعلق ہے انہیں ڈرایا ہے  
 انہیں دھمکی دی گئی ہے انہیں وہاں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور کیا گیا ہے مثلاً وہاں پر جو سید عبدالغفار آقا  
 عنایت اللہ کاریز کے رہنے والے تھے اور اختر محمد پانیزئی عنایت اللہ کاریز کا رہنے والا۔ حاجی زمان خان اچکزئی  
 صاحب۔ عنایت کاریز کے رہنے والے تھے امین اللہ شمس صاحب یہ لوگ وہاں سے نقل مکانی پر بھی مجبور  
 ہوئے۔ ان کے گاؤں بھی مسمار ہو گئے وہاں پر مولوی بہرام نامی ایک شخص ہے اس نے مسجد کے طلباء سے مورچے  
 کھودوائے گئے اور مار پیٹ کی گئی۔ وہاں پر نہ تو ایمان کا تحفظ ہے اور نہ ہی دینی طلباء کا تحفظ ہے اور اس طرح حاجی  
 وزیر محمد آغا کا اغوا ہوا۔ اس سے باقاعدہ یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ آپ آکر دوسرے فریق کی زمین پر حق شفا کا دعویٰ دائر  
 کریں بصورت دیگر آپ نے اغوا کنندہ کو اتنے پیسے دینے ہیں یا پھر آپ نے یہاں سے نقل مکانی کرنی ہے۔ اس  
 طرح جو قبائل وہاں آباد تھے یا دوسری جماعتوں سے ان کا تعلق تھا تو اس طرح سے بھی ہوا جو وہاں بہت سے لوگ  
 تھے نقل مکانی کو گئے اور ان کا تعلق دوسری جماعتوں سے تھا ان کے گھروں پر اور ان کے ثوب و پیلوں پر ڈاکے  
 ڈالے گئے جس کی زد میں ہازمہ، سید حاجی نصر اللہ، سید محمد عثمان، سید وزیر محمد، سید حاجی پارالدین اور  
 عبدالرحمان زئی قبیلے کے دو ثوب و پیل بھی تھے اور یہ ڈاکے کی زد میں آئے یہ سارے مسمار اور تباہ ہو گئے ان بے  
 چاروں کا اس لڑائی کی وجہ سے شدید نقصانات ہوئے ہیں اس کے بعد طارق خان عرف خالد خان کے گھر اور ثوب

ویل پر قبضہ ہوا اور آج تک وہ مسار پڑے ہیں۔ اس بے چارے کی جو زراعت تھی یا گھر کا سامان تھا وہ وہاں پر رہ گئے اور اس بے چارے کی جو ساری گائیں تھیں وہ ان سارے فریقین نے ذبح کر دیں اور ان کی جو بھی زمین ہے وہ خشک پڑی ہوئی ہے اور اس طرح سے زمان خان اچکزئی کے گھر کا سامان کا تمام لمبہ ٹیوب ویل سارے مسار ہو گئے اور اس طرح ہاڑھ جو وہاں پر رہنے والا ہے اس کو کس نے بزور ہاڑھ کسی پارٹی نے گھر پر بلا اس کو یہ کہا کہ آپ جس پارٹی سے تعلق رکھتے تھے آپ اس سے بے زاری کا اعلان کریں اور آخر مہم پانیزئی اس کے کم سن بچے وہاں سے اغوا ہوئے اور اس کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے گھر پر جو ایک دوسری تنظیم کا جھنڈا کھڑا ہے یہ اس لیے ہے اس جھنڈے کو آپ نے اتارنا ہے یا بہ صورت دیگر جو آپ کے بچے ہیں ان کو گولی مار دیں گے جو دیگر ان کا دھمکی کا طریقہ کار ہے وہ استعمال کیا۔ اس طرح سے ان کو دھمکیاں دی گئیں۔ اس کے علاوہ سہ روزیہ محمد آغا کے جو ان سال بیٹے نذر محمد کا اغوا اور اس سے یہ مطالبہ ہوا کہ آپ نے ایک لاکھ روپے دینے ہیں اس کے بعد پچاس ہزار اور پچیس ہزار کا مطالبہ ہوا کہ آپ دیں پھر آپ کے بچے کو چھوڑیں گے یعنی ان دو بڑے فریقین کی وجہ سے یہ درمیانی لوگ زد میں آگئے ان کی حالت یہ ہے عنایت اللہ کاریز سیدوں کی مسجد کے امام تھے اس کے بھائی کو دوبارہ مارا نیچا اور دھمکیاں دینا۔ حالانکہ یہ پہلے اس مسجد کے طالب علم تھے اور یہاں اس محلے سے اس کا تعلق تھا۔ سید شاکستہ خان جو کہ ایک ٹیکسی ڈرائیور ہے ان کو ان لوگوں نے دھمکیاں دی ہیں اور ان کو یہ گاؤں چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا گیا ان کا صرف یہ گناہ تھا کہ ان کے چار بچے ایک دوسری جماعت کے تھے ان دو فریقین سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا اس بنا پر ان کو یہ دھمکی دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ آپ یہ گاؤں چھوڑ دیں اور یہاں سے چلے جائیں۔ اور عبدالرحمان کو گولی مار دی گئی اور محمد یوسف پنجابی سے موٹر سائیکل چھین لی گئی اس مسئلے میں ہی یہ ہوا اور عبداللہ عبدالرحمان زئی کو گولیوں سے شدید زخمی کیا خوش قسمتی سے وہ مرنے سے تونچ گئے مگر اس لڑائی میں شدید زخمی ہوا سول ہسپتال میں زخمی ہونے والے مریض سید امین اللہ سے مشاہدے کے مطابق ان کے گھر میں ایک قبیلے کی طرف سے راکٹ گرا اور اس سے زخمی ہوئے اس کے علاوہ جائے حادثہ کے گواہوں نے بتایا ہے کہ ایک گولہ ان کے گھر پر گرا ہے چھ آدمی وہاں پر مر گئے اور وہ اس دوران زخمی ہوا ہے۔ اس کے علاوہ فضل محمد اچکزئی جو کہ عثمان زئی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اس کے ساتھ ایک بدترین سلوک ہوا جو کہ ہم یہاں نہیں بتا سکتے ہیں اور اس کو سول ہسپتال میں لایا گیا وہ اس کو کونینڈ کے ہسپتال میں شدید زخمی پڑا رہا۔ اور شہید ہو گیا۔ علی عثمان زئی سے ان کے قبیلے سے ایک منکوحہ لڑکی کو اغوا کیا گیا وہ اس مسئلے کی زد میں آگئے اور اس وقت کے اے سی

عبدالکرم بھائی کو رپورٹ کی لیکن انہوں نے اس مسئلے کو چھوڑ دیا اور جو اس بے چارے کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ تو اللہ جانتا ہے یا وہاں کے لوگوں کو پتا ہو گا کہ کیا ہوا ہے اس طرح حالیہ جھگڑوں کی وجہ سے عنایت اللہ کا ریزہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے ایک حصہ ٹھہرنی قبیلے کے زیر تسلط ہے اور دوسرا حمید زئی قبیلے کے زیر تسلط ہے تو لہذا کئی ایسے واقعات اور کئی ایسے معاملات وہاں پر موجود ہیں جیسے سید فضل محمد کے لڑکے کا اغوا ہوا۔ وہ بھی اس فسادات کی زد میں آ گیا۔ لہذا اگر یہ ساری تفصیل ہم بھی بتادیں یا لکھ دیں تو یقیناً "ایک کتاب ہوگی تو یہاں میرا بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان بے چارے جو اس زد میں آ گئے ہیں ان کے ساتھ حکومت نے تعاون کرنا ہے اس کو معاوضہ دینا ہے اور ان بے چاروں کا تحفظ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے رہا دو گروپوں کی آپس میں لڑائی ان کے درمیان صلح کرنا یہ بھی بلوچستان کے عوام اور حکومت کا فرض ہے یہاں پر جو نمائندے ہیں ان کے توسط سے یہ صلح کرنا ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے ان کی ہم صلح کرائیں بھروسہ دیکر اگر صلح نہیں ہو سکتا ہے تو پھر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ صلح کرادے یا پھر بزور بازو دونوں فریقین کو مجبور کرے کہ وہ کسی اصولوں پر مجبور ہوں یا ان سے ضمانتیں لے لے اور ان کے جو سربراہ ہیں ان کو جیل میں ڈال دے۔ یعنی یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہاں پر ضرور مداخلت کرے اور ان کے ساتھ تعاون کرنا اور ان کو معاوضہ دینا اور ان کے سپرد اپنی صلح کرنا اور ان کو اپنی زمین کا تحفظ دینا یہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے تو لہذا میری یہ تجویز ہے اس میں درمیانی لوگوں کا بھی تحفظ ہو اور ان لوگوں کی بھی آپس میں صلح کرائی جائے اور اس طرح اگر صلح نہیں ہو سکتی ہے تو حکومت یا امر مجبوری مداخلت کرے کہ اس آفت کو ختم کر دے ورنہ اگر یہاں یہ جہالت رہے تو سارے بلوچستان میں فسادات ہو سکتے ہیں اور یہاں پر یہ مسئلہ ختم نہ ہو گا بلکہ سارے بلوچستان میں پیدا ہو گا یہ بلوچستان کے لیے بھی مشکلات ہو گا اور بلوچستان کی حکومت کے لیے بھی مشکلات ہو گا۔ والسلام۔ شکر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر میرزا محمد خان کھٹیران۔

میرزا محمد خان کھٹیران جناب والا گلستان کے ہارے میں جو قرارداد پیش ہے میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں اور گلستان کے ہارے میں ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس کے پس پردہ کس کا ہاتھ ہے یہ کسی ایک معمولی قتل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے اس کو کنٹرول کرنا۔ ہمارے ہوم منسٹر بھی تشریف رکھتے ہیں ان کو میں ذاتی طور پر تو کچھ نہیں کہوں گا ویسے یہ حکومت کی نااہلی اور اس حکومت کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ جو اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں یہ حکومت کی نااہلی ہے اور ایسے واقعات اس جگہ ہو رہے ہیں جو کوئٹہ کے قریب ہے اگر پھر

بھی پھینکیں تو گلستان پانچتا ہے اور یہ واقعہ کنٹرول نہیں ہو رہا ہے اس کی وجہ بھی معلوم کرنی چاہیے اور جعفر خان مندوخیل نے کہا ہے کہ دونوں فریقوں کو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ واقعات کس بات پر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جناب اسپیکر صاحب اگر ان دو فریقوں میں سے اگر کسی کو ایک بھی بات سمجھ آ جائے کہ لڑائی کس وجہ سے ہو رہی ہے تو یہ بند بھی ہو سکتی ہے۔ شکر یہ۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی جناب والا یہ قرارداد انتہائی اہم نوعیت کی ہے ہم نے اس پر کافی تفصیل دینا ہے ہم نے بہت اس پر باتیں کرنی ہیں اور بڑی زیادتیاں ہوئی ہیں یا تو آپ اس کو پوسٹ پون کردیں یا کورم پورا کرائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اچکزئی صاحب آپ نے تو وضاحت کی ہے آپ کو آخر میں موقع دیں گے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) کورم کے لیے گفتنی بجائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کورم کے لیے گفتنی بجائی جائے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی جناب والا ممبر حضرات آپ کے کہنے پر نہیں آتے ہیں آپ یا تو اس کو نلتوی کردیں میں تاریخ کو سب سے پہلے اس مسئلے کو نپٹایا جائے یا پھر ابھی کورم پورا کیا جائے جب تک ہم اس پر عمل بحث کرتے ہیں اور ہم نے سارے ایوان کو میں نے اصل حقیقت سے آگاہ کرنا ہے یہ تو ابھی صرف باہر ماہر کی باتیں کی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر خان صاحب آپ بیٹھیں دس منٹ تک گفتنی بیجے گی اور اگر کوئی آیا تو پھر آپ اپنی وضاحت کریں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی جناب کون آئے گا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر ممبرز آرہے ہیں۔

مسٹر شمش محمد جناب والا آج ہوم فشر کے علاوہ کوئی وزیر بھی نہیں ہے یہ صرف ایک علاقہ کی بات نہیں ہے جو کہ شمالی طرف ہے اور اس میں یہ بھی دیکھنا ہے کہ صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت کا ہاتھ ہے یہ معاملہ جو اس وقت زیر بحث ہے۔ سارے لوگ بیٹھے ہیں ان کو یہ پتا چلے کہ اس میں کس کا ہاتھ ہے اور یہ حکومت جو غریبوں سے ٹیکس لیتا ہے اور لوگوں کو قید کرتا ہے وہ اس کو کنٹرول کر سکتا ہے لیکن یہ حکومت نہیں چاہتا ہے کہ امن امان ہو یہ صرف اوہر شمال کی طرف نہیں ہو رہا ہے کران کو دیکھیں حمل کو دیکھیں ہر جگہ ہو رہا ہے یہ

سارا حکومت کر رہی ہے۔ میں یا اچکزئی نہیں کر رہے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا میں مسٹر منشی محمد سے اتفاق کرتا ہوں اس میں بہت سے مسئلے ہیں اور اس کے متعلق سارے ممبروں سے رائے لی جی ہے کہ پتا چلے اس میں کون کونسا ہے کس کا قصور ہے اس میں کس کے ہاتھ ہیں اور ابھی تو ویسے کورم پورا نہیں ہے میں تاریخ کے لیے اس کو رکھ دیں پہلے اس مسئلے کو نپٹائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا صاحب آپ کے آدمیوں نے پیش کیا ہے اور وہ خود چلے گئے ہیں۔ اس کو میں تاریخ کے لیے رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اب اجلاس کی کارروائی ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(۱) اسمبلی کا اجلاس دوپہر ایک بج کر پینتیس منٹ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء (بروز ہفت روزہ) صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا)